

الاوليا عليهم السلام لا يحرقونهم الشجر في الدنيا والاخرة

درین زمان فرخ تو امان رساله مسمی چهار انبیا رحمان بطل مسینم و طهور و
سلسبیل و کاما فور و در صفا سئ رضوان فرحت و نور افزای اهل عرفان و احسان



مؤلفات ابوالحسن شاه احمدی بار و وزیران الهم اقبلها بحسب عود بنی شریحان
سے اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ و اولیاء اللہ و محب الرحمان

مطیع بشیر و ابلاذہ انفا اللہ عن الفتن ملین کر

يَا فَاتِحَ الْأَبْوَابِ الْفَتْحِ الْبَابِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بعد حمد حضرت رب المعبود و نعت رسول مقبول صاحب مقام محمود صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کہ یہ بیان
مناتیل مقصود و مہیوط و صعود کے بین یسخرن او پر شمس سالکان راہ طریقت و رہبروان جادہ حقیقت کے واضح
ہو چو کہ حضرت مجدد رضی اللہ عنہ نے دس خاندان عالیشان سے بیعت اور ذکر و فکر اور کما حصول فرما کر نعمت علی
باطنی ابدی حاصل کی لیکن اول خاندان علیہ قادریہ کے ایک اپنے والد ماجد عبدالاحد رضی اللہ عنہ سے اور
اونوں نے حضرت شاہ کمال کپتلی رضی اللہ عنہ سے کہ بڑے شیخ اجل اور اولاد ماجد حضرت غوث اعظم
سہروردی سے تھے حصول فرمائے۔ اور دوسرے بزرگ اون کے پوتے حضرت شاہ سکند کپتلی
رحمہ اللہ سے بھی نعمت مذکورہ حاصل کی اور سوائی نسبت قادریہ علیہ کے اور تین نسبتیں بھی مثل خاندان
چشتیہ علیہ اور سہروردیہ اور مداریہ کے ہی والد ماجد رضی اللہ عنہ سے حصول کین اور حال والد ماجد
اون کے کا یہ ہو کہ بڑے عالم اجل اور شیخ اکمل تھے کہ ساٹھ ہزار مرید کے قریب اون کے تھے اور
سوائے ان خاندانوں عالیوں کے طریقہ کبرویہ علیہ کو مولانا یعقوب صرغی رضی اللہ عنہ سے حاصل فرمایا
اور آخر کار ساتھ نعمت شغل و ذکر و فکر طریقہ علیہ نقشبندیہ رحمۃ اللہ علیہ لایا ہے۔ اور کرامت و معجزات
منورہ مہمور ہوئے اور سو مقامات طریقہ علیہ نقشبندیہ کے چند سے مقامات اور یہی انکو کرامت ہوئے

اب یاد دہانی ہو کہ یہ تمام کرامتیں
و معجزات ان کے والد ماجد سے حاصل ہوئے
اور ان کے والد ماجد سے ہی ان کو کرامت
و معجزات حاصل ہوئے

کہ مرتب کمالات انبیاء علیہم السلام اور حقائق الہیہ جلّ حقیقتہ از حقائق انبیاء علیہم الصلوٰت والتسلیٰمات وغیرہ
ہیں کہ ہزار ہا سالکین ان مقامات سے متبرک و متبرک ہوئے اور بحال نبی نور و مہر ہوئے ہیں المقصود کہ
شغل و ذکر و فکر طریقہ علیہ قادریہ وغیرہ کا ہی ان کے وجود و باوجود سے مروج اور جاری ہے۔ لیکن کم اور طریقہ
علیہ نقشبندیہ کا زیادہ تر بدین لحاظ کہ اس میں محنت کم ہے کہ مرشد پہلے ہی بار توجہ دیکر تخم انوار محبت الہیہ کا قلب
میں ڈال کر بعد ازاں مرید کو حکم واسطے آبریزی ذکر کے فرماتا ہے کہ چند روز میں تخم سیراب مظهر کامل ہو کر
نشأ و نما پاکر برگ و بار کامل لاتا ہے چنانچہ خواجہ نقشبند رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم فضلیان ہیں ہم مراد ان
ہیں ہمارے طریقے میں محنت نہیں ہے اور چلہ اور رقص نہیں ہے بدین لحاظ کہ اول کے بزرگوار و ن
مثل حضرات ابو یعقوب یوسف ہمدانی نے کہ حضرات خواجگان قدیمی نقشبندیہ سے ہیں کوہ آذر میں
چالیس برس چلے کیا اور حضرت خوث اعظم قدس سرہ نے بیچ یا فی میں بیچ بغداد شریف کے بارہ برس
کا چلہ فرمایا اور چہتیس برس حضرت شیخ فرید شکر گنج قدس سرہ ہم نے محنت شاقہ ترک دنیا کر کے جنگل
اور پہاڑوں میں چلے کشتی فرمائے جو کہ یہ محنت شاقہ ساتھ کثرت جوع و ذکر و فکر کے کر کے آپ آفتاب
ہوئے پیرا یا لکھ لکھ کہا قلبوں آدمیوں ذرون صفت کو مثل خورشید درخشان کے منور کیا اور توفیق
یہ کہتے ہیں کہ خواجہ نقشبند قدس سرہ فرمائے ہیں کہ بیٹے چودہ روز تک گتے کے پانوں کے نقش
پر سہرا پتار کھ کر یہ عرض جناب رب العزت جلّ شانہ میں کی کہ اگلے بزرگوار رحمہم اللہ بڑے عالی ہمت
راہ محنت تیرے میں تھے اور ان کے وقت کے معتقد بھی علیٰ بذالقیاس ویسے ہی تھے اور ان کے
محنت شاقہ جوع و ذکر و فکر و ترک دنیا کر کے نعمت ولایت قرب تیرے کے حاصل کی ہمارے وقت کے
معتقد ویسے عالی ہمت اور مستعد کار بکثرت ذکر و محنت نہیں ہیں بھکوا ایک طریقہ سہل الوصول عطا فرما
کہ بلند تر موصول قرب بارگاہ عالیجاہ تیرے ہو حضرت رب العزت جلّ شانہ نے دعا میری قبول کی کہ یہ طریقہ
سہل الوصول کہ اصل محنت مرشد پر کہ توجہ محبت میں فرما کر حالے بحالے اور مقامے بمقامے مرید کو پہنچاتا ہے
یہ سبب حضرت مجدد رضی اللہ عنہ کا زیادہ تر رواج دینے اس طریقے کا ہے ورنہ سلوک حضرات قادریہ او
چشتیہ رضی اللہ عنہم کا ہی ان کے طریقے مجددیہ علیہ میں مروج ہے کہ بنائیت اللہ ذکر اس کا قریب تحریر میں

آویگا اور نسبت حضرات قادریہ اور چشتیہ رضی اللہ عنہم کے نہایت پر زور و شور و کبر و وقت کیفیت کے
 ایک ہی توجہ میں مسترشد کو برتر کمال کے پہنچاتے ہیں اور چاہیں تو آہستہ آہستہ منازل مقصود کو
 رہبری کرسٹے ہیں ہر دو بزرگان دین حکیم حاذق ہیں بصلحت و حکمت امر باطنی کے کام فرماتے ہیں
 ہر دو رسم و راہ نور علی نور ہی ہر ایک ساکب و اصل منزل قرب الی اللہ ان طرق مایون کا ہمنوا
 آیت شریفہ کُلُّ جَزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فِي حَقِّكَ کے فرمان و شادان و فخر کنان ہے۔ اور یہ بھی رسالوں
 حضرت مجددیہ رضی اللہ عنہم میں لکھا ہے کہ طریقہ مجددیہ علیہ ملو اور شجون ہی ساتھ چندے نسبتوں طرق
 مایون کے مگر غلبہ زیادہ تر چار نسبتوں طریقوں عالیہ کے ہی ایک طریقہ علیہ قادریہ اور دوسری
 چشتیہ عالیہ اور تیسرے نقشبندیہ متعالیہ اور چوتھے مجددیہ بمقامات اصطلاح و جدیدہ تفسیر کے اکیفیت
 طریقہ قادریہ کے ساتھ کمال تجلیات و انوار پر جلال کے اور نسبت طریقہ چشتیہ کے نہایت
 غلبہ عشقیہ پر شور و جلال کے اور نسبت نقشبندیہ کے ساتھ کمال لذت استغراق اور ربودگی
 اور گدازگی حالت جلال اور نسبت مجددیہ بحال درجہ ہتھلاک و انحلال کے الحاصل کہ حضرت
 مجدد رضی اللہ عنہ جامع چندے نسبتوں طرق عالیہ کے ہیں لیکن ان چار طریقوں مذکورہ کے
 نسبت اسے معتقدین میں مروج ہو مگر بسبب شغل و ذکر و فکر زیادہ کرنے کے نسبت نقشبندیہ
 مجددیہ اکثر زیادہ تر رواج پا رہی ہو اور حال یہ ہے کہ حضرت مجدد رضی اللہ عنہ کو ان طریقوں علیہ
 میں نسبت ہر دو طریق صحبت اور اویسیت سے پہنچی ہی چنانچہ نسبت صحبتی چار طریقوں عالیہ
 مثل قادریہ اور چشتیہ اور ہر دو رویہ اور ماریہ کے والد ماجد حضرت عبدالاحد قدس سرہ سے
 اور نسبت کبرویہ کے مولانا یعقوب صوفی رحمۃ اللہ سے اور آخر کار نسبت نقشبندیہ حضرت
 محمد باقی با اللہ رضی اللہ عنہ سے اور اسوا نسبتوں ان حضرات رضی اللہ عنہم کے نسبت چندے
 مقامات جدیدہ کے انکو کرامت ہوئے اور دوسری نسبت جمیع طرق مذکورہ کی از روئی اویسیت
 کے انکو نصیب ہوئے کہ رسالوں حضرات مجددیہ رضی اللہ عنہم میں لکھتے ہیں کہ فرمایا حضرت
 مجدد رضی اللہ عنہ نے کہ ایک روز میں ساتھ توجہ نسبت نقشبندیہ علیہ کے ساتھ مایون کے متوجہ

اگر وہ اصطلاح
 تفسیر میں
 ایسا راہ و رسم
 اور ان کے

کہ حضرت شاہ سلیمان ربوہ سے محدث شاہ کمال کیتہلی رضی اللہ عنہ کے اور وہ مرشد تادیرہ خاندان مین ان کے تھے
 اور رادوا ان سے متبرک شاہ کمال کیتہلی - مرشدان سندہ انداہہ مرحوم سے سنیے انہوں سے
 یعنی شاہ سکندر رضی اللہ عنہ نے تشریف لاکر خرقہ مبارک و منور و مقدس حضرت نوٹ اعظم رضی اللہ عنہ کا
 انشا بعد نیل شاہ کمال کیتہلی قدس سرہ تک صحیح پہنچا تھا میرے بدن پر ڈالانی الفور آثار و انوار انور
 طریقہ ملیہ قادریہ کے میرے اور اک مین آئے درآمال اوسے مینے عرض کی کہ یہ خرقہ مبارک کیسا ہے
 فرمایا کہ خلافت کا ہو کہ حضرت غوث رضی اللہ عنہ سے نسلاً بعد نسل ہمارے تک پہنچا ہی آج کے دن دادا صاحب
 رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا کہ یہ خرقہ مبارک حضرت غوث قدس کا شیخ احمد کو دی کہ وہ خلیفہ میرا ہی فی الحال
 شکرانہ حق ادا کر کے وضو وغسل کر کے اور دو نفل ہی شکر یہ ادا کر کے اوس خرقہ مبارک کو سینے پر
 تن کیا فی الفور روح پہ فتن حضرت نوٹ اعظم قدس سرہ کے معہ خلفائے تاسع حضرت کمال کیتہلی رضی اللہ
 عنہم کے تشریف فرما ہو کر سینہ اس ناچیز کو نسبت منورہ اپنے سے انور فرمایا بعد آذان ریح مظہر
 حضرت خواجہ بہار الدین نقشبند معہ خلفائے تاسع حضرت باقی باللہ قدس سرہ اسرار ہم کے رونق افرا
 ہوئے اور نزدیک حضرت غوث اعظم قدس سرہ کے ہم صحبت ہو کر یہ اظہار کیا کہ اس احمد کو ہمیں
 مرتبہ تکمیل کو پہنچایا ہی تم اپنے طرف اسے مت کیجیو درانوقت حضرت غوث قدس سرہ نے فرمایا کہ
 عالم طفلی سے پرورش مین ہمارے ہی کہ تخم حجت الہیہ کا اسکے دلیں سینے بویا ہی القصہ کہ ہر دو
 بزرگوار و مین مصلحت ہوئی کہ شیخ احمد ہمارا اور تمہارا ہر دو کا معتقد ہو بعد اسکے حضرت شاہ نقشبند
 معہ خلفاء رضی اللہ عنہم کے متوجہ میرے طرف ہو کر توجہ دیکر تشریف لینگے بعد آذان حضرت خواجہ
 خواجہ بھکان والی ہندوستان خواجہ معین الدین حسن سجری چشتی معہ خلفاء اکملین رضی اللہ عنہم
 سے تشریف فرما ہوئے اور نسبت عشقیتہ منورہ اپنے سے سینہ اکثر مین کو معور فرما کر روانہ ہوئے
 بعد حضرت سہروردیہ و کبرویہ و مداریہ وغیرہم تشریف فرما ہو کر سینہ ناچیز کو منور فرما کر تشریف
 لینگے بعد اسکے حضرت خضر اور الیاس علیہما السلام نے اگر علم لدنی ملتی میرے سینے مین بہرنا کیا
 بعد ان کے چارون امامون ربہم لہ نے بھی رونق افزا ہو کر علم اپنا میرے سینے مین بھرنایا بعد آذان

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے علم انور اپنا سینہ عاصی میں پُر فرمایا تھا حاصل کہ نسبت آپ کو از روئی طریق
صحبت اور اویسیت ہر دو کی کامل نصیب ہوئی اور بفضلہ تعالیٰ معتقدین اکلین اون کے کو بھی بقدر
ماوی اور حقیقی اون کے کے روزی ہی اور حال طریقہ نقشبندیہ خواجگان قدیمی رضی اللہ عنہم کا بھی
ساتھ ہر دو نسبت صحبت اور اویسیت کے مخبر اور معزز ہی اور وہ ہر دو نسبتیں مذکورہ ہی حضرت مجدد
رضی اللہ عنہ کو چھپچھپین ہیں چنانچہ حضرت مولانا یعقوب چرخي اور محمد پار سار رضی اللہ عنہما ہر دو خلیفہ ارشد
خواجہ نقشبند رضی اللہ عنہ کے ہیں تحریر فرمائے ہیں کہ حضرت ابوعلی فارمدی رضی اللہ عنہ کہ مرشد
ابو یعقوب یوسف ہمدانی اور امام محمد غزالی قدس اللہ سرہ العزیز کے تھے اون کو نسبت اویسیت
کی حضرت ابوالحسن خرقانی سے ملکہ تاحضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہم پہنچتی ہی اور زیادہ تر شجرہ حضرت
نقشبندیہ مجددیہ میں اسی نسبت علیہ کا رواج ہی اور دوسری نسبت حضرت ابوعلی فارمدی رضی اللہ عنہ
کو حضرت ابوالقاسم گرگانی سے ملکہ تاحضرت سید الاولیاء علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم وصل ہوئی
کہ شجرہ نقشبندیہ اویسیہ اور متصلہ اول میں اس سالے کے متضمن ہیں دیکھنا تحقیق اسکی ملاحظہ فرماؤ
اور تصدیق و سند کاملان ہر دو نسبتوں اویسیہ اور متصلہ کے کہ ساتھ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
اور حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے نسب ہوتی ہی رسالہ انسیہ حضرت مولانا یعقوب چرخي خلیفہ
ارشد شاہ نقشبند رضی اللہ عنہما سے پائے جاتے ہیں کہ حضرت مولانا موصوف رحمہ اللہ بکتے ہیں
خواجہ ہمارے قدس اللہ تعالیٰ روحہ کو بیچ تصوف کے نسبت چار وجہ کی ہی ایک ساتھ خواجہ خضر زاد
علیٰ و حکمہ کے اور دوسری ساتھ شیخ جنید بغدادی رضی اللہ عنہ کے اور تیسری ساتھ سلطان العارفین
بایزید بسطامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تاحضرت امیر المؤمنین ابوبکر صدیق اور امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ
جنہما کے بدیعنی انہیں نک مشائخ کہتے ہیں انتہی اور بعض حضرات نقشبندیہ رحمۃ اللہ علیہم سے
شجرہ نقشبندیہ صحبتہ کو ساتھ ہر چار خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کے نسب کر کے تاحضرت حبیب خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کے پہنچا کر لکھا فرماتے ہیں چنانچہ حضرت محمد پار سار رضی اللہ عنہ
کہ خلیفہ رشید اور بسیار صاحب تصانیف اور محقق اکمل ہیں رسالہ قدسیہ اپنے میں کہ وہ اب چھپ گئے ہیں

اوسمین ایسا کہتے ہیں کہ اہل تحقیق اوپر اس بات کے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ بعد
 حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفاء رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے اوپر امیر المؤمنین علی
 رضی اللہ عنہ کے مقدم ہوئے ہیں یہی نسبت باطن کے تربیت پائے ہیں۔ کہ شیخ الطریقہ شیخ
 ابوطالب کئی قدس اللہ روحہ نے کتاب قوتہ القلوب میں فرمایا ہے کہ قطبہ مان ہر عصر میں تارویقاً
 پنج مرتبے اور مقام کے نائب مناب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا ہوتا ہے اور وہ تین اوتاد
 کہ فروتر قطب زمان سے ہیں پنج ہر زمانیکے اون تین خلیفوں دوسروں کے ہیں کہ وہ حضرت امیر
 عمر اور امیر المؤمنین عثمان اور حضرت امیر المؤمنین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین ہیں اور اوشال
 یقین اوصفت اور حالت اوہوں کے ہیں اور وہ چہ دوسرے صدیقوں سے کہ صفت اوہوں کی
 کہ یَعْمُ يَقُومُ الْأَرْضُ وَيَهْمُ يَرْذُقُونَ وَيَهْمُ يَدْفَعُ الْبَلَاءَ عَنْ أَهْلِ الْأَرْضِ وَيَهْمُ
 يَمْطُرُونَ پنج ہر زمانیکے نائب مناب چہ دوسرے عشرہ مبشرہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے
 ہیں الغرض کہ ان محقق شیخ الطریقہ ابوطالب کی رضی اللہ عنہ نے نسبت باطنی حکمتی اسرار
 ولایتی ہر پڑھنا غنیفون کو بلکہ چہ دوسرے عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہ سے ہیں ثابت فرمائے اور
 از روی حمدون کے نائب ادنی سیرت و حالت میں دس اولیاء تحریر کئے کہ ہر وقت میں قطب
 زمان تا قیامت نائب مناب مرتبے اور مقام میں تا قیامت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے
 ہوتا ہے اور تین اولیاء نیچے اون سے لقب اور عہدہ اونکا اوتاد کا لکھنا کیا اور وہ نائب مناب
 ہر تینوں خلیفوں رضی اللہ عنہم کے بیان کئے اور چہ اولیا کہ نیچے مقام چہا سے ہیں اون کا لقب
 و عہدہ صدیقین سے مرقوم کئے اور تربیت نسبت علوم باطنی کی بعد حضرت رسالت مآب صلی اللہ
 علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے حضرت سید الاولیاء علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو ہر تینوں خلیفوں بالاسر
 بعینہ ترتیب سنت و الجماعت لکھنا کی لیکن بیان ایک سوال منکرین خلافت باطنی کا کہ ہر
 پڑھنا رضی اللہ عنہم کو خلافت ظاہری امور کے تہی نہ باطنی سوائے حضرت علی کرم اللہ
 وجہہ کے اسکا جواب با صواب فرمائے تالسی تائید ہو جانا چاہئے ایک جواب با صواب تو یہ ہے کہ

کی کہ بکت ان صدیقوں کے
 قیام زمین کا اور بکت وہ
 باجودان کے کے مذکور ہیں
 اور دس ہر زمانہ میں
 وغیرہ باجودان کا اہل زمین
 بکت اس کے اور بکت
 وجہ اس کے قیام زمین کا
 کہ رضوان اللہ علیہم اجمعین
 اوتاد انہیں ہر زمانہ میں
 زمین سے بخت اہل باطن
 کے کہ ہر
 ہر تینوں خلیفوں رضی اللہ عنہم
 بخت زمین ہر زمانہ میں
 صدیقوں کے نام ہر زمانہ میں

شیخ ابوالکلب علی شیخ الخلیفہ اور مولانا خطاب بن ابی اسحاق بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ معتقد تھے کہ شیخ ابی طالب
 صاحب اقصا نیف کہ شیخ راہبین سے کہتے تھے کہ یہ چرخ آخر و پہاروں کی اونکی بنیاد پر قائم ہے اور ان کی بنیاد پر
 اسرار کی مرقوم ہے اور حواجہ عبید اللہ احمد رضی اللہ عنہ کے پیر میں بلقلا اہل تحقیق تھے کہ انکا نام علی لیکر
 ادنیٰ کن ب قوت القارب کا حوالہ فرمایا اور دوسرے محقق مسند و فیہار کرام رضی اللہ عنہم کے مسند
 شیخ اکبر محمد لدین عربی میں وہ بھی پتہ آتا ہے کہ اسباب فتوحات مکہ کے کہ سند و فیہار سے تین باب وہ سرور سرور عالم
 غیب میں حضرت حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ و اصحاب و سلم کا اسم مبارک عبد اللہ لکھنا کیا اور ان کے
 در و زبیر حالت زندگی میں سیدت ہاتھ کے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہام عبد الملک اور
 با میں ہاتھ کے وزیر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور بنام جو باب وفات حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ اسم مبارک
 رضی اللہ عنہ کا عبد اللہ اور نام عمر کا عبد الملک ہوا اور نام او سر امام کا کہ یہاں سے عمر رضی اللہ عنہ کا
 ہوا عبد رب ثیر اور یہ اسم اور عبد سے قیامت تک بباری رہے اور تین سوات اللہ لکھنا انکے
 الناس بن اسحاق کے اس عبارت شیخ اکبر رضی اللہ عنہ سے ہے خلافت عہدہ باطنی کے ساتھ
 اسرار مبارکوں باطن کے ثبوت کو پہنچے اور جو کہ وہ شاید بہتر محقق کے قول شاید ہوئے امر مذکور
 حال صداقت کو پہنچا اور متقدموں کے واسطے سند کامل ہوتا ہے انکارین سلیمان کرین یا شہد الحق کہ یہ
 برتر ہے حق کو پہنچا لیکن ایک سوال منکرین سے یہ ہے یا تاہی کہ یہ معاملہ سمیت و تجدید و منصبیت کہ ہر دو شیخوں
 رہا اللہ نے لکھنا کیا اشارۃ یا صراحتاً کتاب سنت سے اسکا استلال ہو تب لائق صداقت کے یہ ہوا
 ہو سکتا ہو اسکا جواب کیا ہو جانا چاہئے کہ ایک جواب تو اسکا با صواب لا جواب ہو کہ اشارۃ اسم مبارک
 رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا سورۃ جن میں لفظ تمام عبد اللہ سے عبد اللہ از روی باطن کے معلوم ہوتا ہے
 کہ شیخ اکبر رحمۃ اللہ نے لکھنا کیا ہو اور نام ہر دو شیخین رضی اللہ عنہما سے بلقلا وہ تین زمین حدیث
 شریف سے ثابت ہیں اور اسرار مبارک عبد الملک اور عبد رب یہ اون شیخون رحمۃ اللہ کو ازراہ الہام کے
 معلوم ہوئے ہوں کہ الہام کو نائب وحی کے کہا ہو چنانچہ تفسیر عر اس میں معنی طہیات والقیہ ان
 الہام بواسطہ ملائک کے واسطے اصحاب قلوب و ارواح کے کہے ہیں وَالطَّيِّبَاتِ اِلَھَامُ اللہ ہوتا ہے

و سرور میں نہایت حق
 بنیادی جو کہ اسم مبارک عبد اللہ سے
 معنی بندہ اللہ یعنی عیسیٰ اللہ علیہ السلام
 اور دو کتب بنیاد سے پہنچے اسباب
 عبد اللہ کہ بہت شکتے ہیں اور پتہ نام
 تاہی کہ ان حضرت علیہ السلام کو حق نام
 حضرت اکبر رحمۃ اللہ علیہ السلام اور پتہ نام
 علی اکبر رحمۃ اللہ علیہ اسم مبارک کے ذکر کو پہنچا
 کہ اسکا جواب کیا ہو جانا چاہئے کہ ایک جواب تو اسکا با صواب لا جواب ہو کہ اشارۃ اسم مبارک

الْمَلِكَةِ لِأَصْحَابِ الْقُلُوبِ وَالْأَذْوَاحِ وَالْعُقُولِ مِنَ الْغَارِقِينَ وَهَمْلِهِ الْغَرَضُ كَيْسَ
 اور اسامبارک اذن کے ہر دوشینون کو الہام الہی سے تعلیم ہوئے ہوں یا اذن کے شینون کو الہام
 الہی عام الغیوب سے آگاہی ہوئی ہو ذالہ آقام بالصواب او ہر کہ اہل عقیدت صوفیہ سے ہن
 انخے اقوال میں کی طرح کاشک نہیں رکھتے ہن اور وہ عبارت شیخ اکبر رضی اللہ عنہ کی یہ ہر کہ باب دوشین
 کتاب فتوحات کی یہ سے ہر مامن قطب الاول کہ اسمر یخصہ ذاید الی الا سیم العالم الذی ہو
 عبد اللہ سواء کان القطب نیما فی نکان النبوة المقطوعة او ویثافی زمان شریعتہ
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم وکذا لک الاما مان لکل واحد منہما اسم یخصہ
 ینادی بہ کل امام فی وقتہ هناك فالامام الا یمن عبد الملک والا یر عبد
 دہم واما للقطب وزیران فکان ابو بکر رضی اللہ عنہ عبد الملک وعمر عبد ربہ
 فی زمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی ان مات صلی اللہ علیہ وسلم فسمی ابو بکر
 عبد اللہ وسمی عمر عبد الملک وسمی امام الذی ورت مقام عبد ربہ ولا یزال
 الا نزل الی یوم القیمة

وَكَانَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا آمَنَ النَّاسُ فِي هَذَا
 لِقَامٍ مِنْ غَيْرِهِمَا مَتْنٍ لِقَصْفٍ بِهَذَا نَتْنِ الْغَرَضُ كَيْسَ ہر کہ حضرت مجدد اللہ
 عنہ ایک مکتوب میں لکھتے ہن کہ امام کے دو قطب ہوتے ہن سیدے ہاتھ کا فرزند میر محمد سعید ہر
 اور اولے ہاتھ کا محمد معصوم ہر اور محمد سعید خازن الرحمة کو غلبہ نسبت طریق علیہ قادریہ اور چشتیہ میں
 زیادہ تر ہے بدین لحاظ اسم مبارک انشا شعبہ قادریہ اور چشتیہ مالہ میں آتا ہے
 اور ایک بار کہ غلبہ دہا اور اساک باران ہوا تھا داغ ان مشکلات و درخ
 بیات کا آپ کو منقیر نے پایا اور صاحبزادی محمد معصوم رضی اللہ عنہ کو غلبہ زیادہ تو
 نسبت قطب ارشادی میں تھا کہ نولاکھ مرہ اور سات ہزار عالم اجل اولیا کم و بیش آپ کے خلیفہ لکھتے ہن
 اور ظہور نسبت مجمع البحرینی صحت اور اولیت کا خلفا محمد سعید خازن الرحمة کی یہ ہر کہ حضرت محمد سعید کے

خلیفہ ابن سجادہ شہید فرزند ارجمند عبداللہ رضی اللہ عنہما بین اور اوان کے حضرت شیخ الشیخ محمد عابد رضی اللہ عنہ
 عنہ بین حضرت غلام علی شاہ صاحب قدس سرہ مقامات مظہری میں لکھتے ہیں کہ حضرت میرزا جان جانان
 رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ ایک بار میں نے عرض پیش خدمت حضرت شیخ الشیخ محمد عابد رضی اللہ عنہ کے
 پیش کی کہ نازندان عالیہ نقشبندیہ میں بیعت میں نے اوپر دست مبارک سید نور محمد بدونی کے حصول کی
 اب التجاہ یہ ہے کہ بیچ خاندان عالیہ قادر یہ کے دست مبارک آپ پر حصول فرماؤں درآئحال آپ نے
 یوں فرمایا کہ میں بیعت کیا کروں خود اوپر دست مقدس حضرت غوث اعظم قدس سرہ کے روبرو
 حضور پر نور حبیب خدا منبع انوار و اسرار رب العالی صلی اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم کے تلمذ بیعت
 کرواؤں یہ کلمہ فرما کر فاتحہ اوپر روح پر فتوح محبوب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم کے فرمائے
 فی القوریہ شاہد ہوا کہ حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوپر ایک تخت منور کے رونق افزا ہیں اور گرد
 آپ کے مجلس انبیاء علیہم السلام اُردا لیا کر اہل کرام کے حلقہ زن اور اوس مجلس عالیہ میں روبرو حبیب خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت مجرب سبحانی قطب ربانی سید محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ
 حاضر ہیں درآئحال حضرت شیخ موصوف رضی اللہ عنہ نے ہاتھ میرا پکڑ کر روبرو محبوب خدا صلی
 اللہ علیہ وسلم کے حاضر کر کے عرض کی کہ یہ میرزا جان جانان التماس واسطے بیعت خاندان
 عالیہ قادر یہ کے رکھتا ہے حضرت حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسکا اہتمام دینی حیدر
 کے ہر ادنیٰ خدمت میں لیاؤ فی القوریہ رضی اللہ عنہ نے مجھ کو بیچ خدمت حضرت غوث اعظم
 قدس سرہ کے حاضر کیا اور حضرت غوث قدس سرہ نے بحال غایت غوثانہ فرما کے بیعت طریقہ قادر یہ علیہ
 فرمائے اور بعد ازان فکر و فکر و شغل طریقہ علیہ قادر یہ میں غایت فرما کر خلعت سُرخ سندس سے
 مسفر از فرمایا المقصود کہ طریقہ مظہر پیغمبریہ میں میرزا جان جانان مظہر رضی اللہ عنہ کو خود بیعت
 اور فیض طریقہ قادر یہ علیہ کا بذریعہ حضرت شیخ محمد عابد قادری سعیدی مجددی کے حصول ہوا اور
 پر فتوح حضرت قطب الاقطاب حضرت قطب الدین بختیار کاظمی رضی اللہ عنہ سے ہی حضرت میرزا صاحب
 رضی اللہ عنہ کو اویسیت کامل تھی لہذا معتقدین مجدد رضی اللہ عنہم کو ہر مینون طریقوں میں فیض

اور فیض یابی اکیل ہے اور یہی حضرت میرزا صاحب قدس سرہ پر نظر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی کامل معلوم
ہوتی ہے کہ فرماتے تھے کہ جو کہ متقدمین سے میرے باعقاد ہوتا ہے فی العزت تا بزرگان حضرت صدیق اکبر
رضی اللہ عنہم ناراض ہو جاتے ہیں اور نسبت سلب کر لیتے ہیں اور جو کہ پہر معتقد ہوتا ہے اسکی نسبت سلبی
باز کرامت فرماتے ہیں اور یہی دلیل قوی ہے کہ جبکہ انکو واسطے عمدہ وزارت کے بادشاہ فرخ سیر علیہ السلام
نے آپکو بلوایا راہ میں روح مبارک حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فی تشریف فرما ہو کر یہ اظہار کیا کہ
میرزا وزارت دنیا کی لیتا ہے یا دین کی اسوقت ہر دو موجود ہیں اور اظہار اس کلام اس وقت سے اشارہ
بجانب وزارت باطنی ولایتی تھا جلد تر آپ راہ سے باز آکر کے متوجہ جانب خدمت اہل اللہ ہوئے
اور ساٹ برس کم و بیش خدمت بزرگوار رضی اللہ عنہم کے اور شغل و ذکر و فکر طریقون صوفیہ علیہم الرحمۃ
کا کر کے مقتدا سالکان طریقت اور پیشوائے عارفان منازل حقیقت ہوئے کہ یہ امر حضرت
شمس الدین مظہر جان جاناں قدس سرہ کی ذات انور سے اظہار من الشمس ہے۔ اور طریقہ مجددی
تقشبند ثانی میں کہ خلیفہ اور فرزند شاہ مجدد رضی اللہ عنہما کے تھے اور مجدد زبیر رضی اللہ عنہ اوں کے
صاحبزادی بچہ خوشیت مشہور تھی اور حضرت محمد زبیر رضی اللہ عنہ کے مرید سید قطب الدین قدس
سرہ تھے اور انہوں نے اپر مزار حضرت مجدد رضی اللہ عنہما کے چلہ کیا جبکہ چلہ پورا ہوا روح پر فتوح حضرت
غوث اعظم قدس سرہ نے اگر نعمت باطنی فیض طریقہ علیہ قادریہ سے سینہ انکا منور اور معہور فرمایا اور یہ
ارشاد کیا کہ بدلا چلی مزار مجدد کا سینے یہ نعمت خاص طریقہ عالیہ کے سے بچے منور و منعم فرمایا اور
یہ نسبت میری تیرے طریقے میں نہایت زور پر شور سے معتقدون میں رہینگے چنانچہ اوں کے مرید
شاہ جمال اللہ اور شاہ درگاہی رضی اللہ عنہما میں پنج شہر راہ پورا شہر ہی اور حال نسبت سید قطب الدین
اور شاہ جمال اللہ صاحب اور شاہ درگاہ صاحب کی نسبت کا نہایت زور شور سے تھا کہ صد ہا آدمی اور
جائزہ کہ جد ہر گاہ کرتے تھے لوٹ پوٹ ہو جاتے تھے اور توجہ اونکی لوٹ پوٹیا مشہور ہے اور شاہ
درگاہ صاحب رحمۃ اللہ جبکہ توجہ جانب متقدمین کے فرماتے معتقدانہ مرغ کے تڑپتے تھے
اور جنگل میں جو جانب قطار ہرنوں کی فرماتے ہرن تیرنگاہ توجہ اوں کے سے صد ہا لوٹنے لگتے تھے

ایسے صد ہا کراہتین اون سے صادر ہوئیں چند سے رسالہ مقامات گل محمدیہ میں لکھنا کیا ہون محض طفیل شاہ مجدد رضی اللہ عنہ کا ہر اور بیض مثل شاہ ابوسعید صاحب کہ اوائل حال میں شاہ درگاہ صاحب کے مرید تھے آخر میں شاہ غلام علی صاحب قدس سرہ سے فیضیاب ہوئے ایک روز دہلی میں بسبب اعتراض شکرین کے ایک ضرب الا اللہ مکان پر لٹکائے مکان خنش میں آیا اور اخون عبدالغفور صاحب لاتی صافی یہی مجددی بنورے قادری رحمہم اللہ بڑے صاحب اہل اشرفات و کرامات اور سجادہتہا و اکبر واصغر مرد و اطہر من الشمس تھے کہ قریب ملک فانی سے بلک جاودانی رحلت فرما ہوئے کہ قریب لاکھون آدمیوں کے مرید اون کے ہوئے تھے یہ بھی مجددی قادری محض تھے اور شاہ درگاہ صاحب رضی اللہ عنہ ہی مجددی قادری کہ نسبت اون کے کو غلبہ طریقتہ قادریہ سے پر جلالی ہی اور نسبت نقشبندیہ مجددیہ معصومیہ مطہریہ میں غلبہ استغراق اور ضحلال اور ربودگی کا زیادہ تر ہی الحال کہ حضرت شاہ مجدد رضی اللہ عنہ جامع جمیع طرق ادبیاء اللہ رضی اللہ عنہم سے تھے لیکن اول طریقہ علیہ قادریہ سے جو استفادہ فیض باطنی کا والد الداعی پڑوسی اللہ عنہ حاصل کیا پھر شروع سلوک کے بھی طریقہ قادریہ اور بعد ازاں حضرات چشت اور بعدہ حضرات نقشبندیہ قدیمی اور پستراو کے حضرات نقشبندیہ مجددیہ رضی اللہ عنہم کا سلوک بفضلہ تعالیٰ سیکھنے میں آویگا فقط

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بانیین کہ بعد حمد و نعت کے یہ رسالہ قادریہ مختصر عبارات و مفید تر بہ سلوک مقامات قرب الی اللہ ہے کہ مضمون و عبارت رسالہ قول جمیل اور رسالہ اربع انہار سے اردوز بانیین یہ فقیر خیر الرحمن شاہ احمدی لکھنا کر تاہی حق تعالیٰ اسکو بحق حضرت حبیب خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ و صحابہ وسلم اور بحرم حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی اور جمیع پیران کبار رضی اللہ عنہم کے مقبول و مقاد آمین جائے چاہیے کہ ولادت با سعادت حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی خوش صمدانی سید القادر جیلانی قدس سرہ العزیز کی بیخ سائے اکہتر اور چار سو کے ہوئی ہے اور وفات شریفہ انکی

پچیس۵۹ کے واقع ہوئی اور عمر مبارک ساتھ نو برس تک پہنچی کہ یہ بیت شتان و پرنیخ تولد و سال
 عمر کے اور وفات شریف آپکی نہایت زیبا اور مشہور و معروف ہے فرد سینش کمال و عاشق تولد
 وصالش دان ز معشوق الہی : جان کہ پنج اس خاندان لیشان کے اول طالب کو ساتھ ذکر جہر مشو
 کے امر فرمائے ہیں کہ وہ دو قسم ہے اسم ذات و نفی اثبات چنانچہ اسم ذات اوپر چار قسم کے ہیں اول
 ایک ضربی کہ وجہ او سکی یہ ہے کہ کہے اللہ بشت و مذ و جہر بقوت قلب و حلق اور بعد ازان توقف کرے
 یہاں تک کہ دم نہیں ہے پہر بطریق مذکور کے کہے ایسا ہی معمول کرے اور ورد اپنا کرے قسم دوم وہ ضربی
 کہ طریقہ او سکا یہ ہے کہ ساتھ جلسے صلوٰۃ کے بیٹھے اور لفظ مبارک اللہ کو ایک بار اوپر زانو سیدھے
 ضرب لگا دے اور بار دیگر اوپر دل کے تکرار کرے بغیر فصل کے اور ضرور ہے کہ پنج ہر دو ضرب کے
 کہ بقوت و شدت کے تمام ضرب لگا دے خصوصاً ضرب قلبی یہاں تک کہ قلب متاثر ہو دے اور جمیت
 خاطر ہاتھ دیوے قسم سوم تنہا ضربی ہے کہ طور او سکا یہ ہے کہ مربع یعنی چہار زانو بیٹھے اور ضرب کرے
 ایک بار اوپر زانو سیدھے کے اور ایک بار اوپر گھٹنے اوٹے کے اور ایک بار اوپر قلب کے ساتھ
 سختی اور آواز بلند کے اور قسم چہارم چار ضربی ہے پنج اس قسم کے بھی چار زانو جلسہ کرے
 اسم ذات کو ایک بار اوپر زانو سیدھے کے اور ایک بار اوپر زانو اوٹے کے اور ایک بار اوپر قلب کے
 اور ایک بار رو برو اپنے گن چاہئے کہ ضرب چوتھی سخت تر اور بلند آواز سے ہو نوع دوسری نفی و اثبات
 کہ وہ لا الہ الا اللہ ہے صفت او سکی یہ ہے کہ دو زانو متوجہ قبلہ رو بیٹھے اور ہر دو انگلیوں کو بند
 کر کے کہے لفظ لا کو باہر کرے ناف سے اور ورا کرے منڈ ہے سیدھے تک پس کہ لا
 اور باہر لاوے اصل و باغ سے بعد ازان لا اللہ کو ساتھ شدت اور قوت کے ضرب کرے
 پنج وقت نفی کے نفی محبوبیت اور مقصودیت غیر خدا سے ملاحظہ کرے اور وقت اثبات کے اثبات
 حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ کا کرے جان کہ حکمت پنج اشراط صریحت اور تشدیقات اور مراعات
 مکارن اور نگہوں کے یہ ہے کہ آدمی محبوب ہی ساتھ دیکھنے چہاں سہ کے اور سنے آواز خوش کے
 اور گزرنے خطرات اور حدیث النفس کہ پنج دل امسکے کے لہذا مثل خ طریقہ نوح اللہ

نے واسطے سد توجہ کے طرف خیر کران شرط اور اوضاع کو مقرر کئے ہیں تو خطرات خارجیہ سے
 خالی ہو کر متوجہ سات ذات الہی سجاوہ کے ہووے اور ضرور ہر اہل سلوک کو کہ بعد از صبح اور
 نماز عصر کے ایجا ہو کر کے حلقہ کرنے واسطے ہونے اور ذکر اللہ کا اوپر و جمہیت کے معمول کرنا
 کہ اجتماع سے فائدے بہت ہیں اور وہ تنہائی میں پائے نہیں جاتے ہیں پس جبوقت کہ ظاہر ہو
 طالب پر اثر ذکر جلی کا اور شاہد کرے پنج اپنے نور ذکر کو سینے ذوق و شوق اور رفع خطر
 اور نفی تنہا حدیث نفس کو اور اطمینان قلب اور ایثار خدا تعالیٰ کا اوپر اسوا کے نقد وقت ہووے
 امر کرتے ہیں طالب کو ساتھ ذکر خنی کے اور وہ دو قسم ہر اول اسم ذات مع اہیات صفات کے ہر او
 طریقہ اسکا وہ ہر اور ہر دو آنکھوں کو بند کرے اور ہر دو لب کو آپس میں ملاوے اور ساتھ زبان کے
 اللہ سَمِیعُ اللہ بَصِیرُ اللہ عَلِیمُ کہے اور باہر لاوے ساتھ خیال کے ان کلمات کو نواف
 اپنے سے تائینے اور سینے سے دلغ تک ساتھ عرش کے کیچے پر کہے اللہ بَصِیرُ اللہ
 عَلِیمُ اللہ سَمِیعُ اوس طور سے کہ نزل اوپر منزلوں مذکورہ کے ہووے اور اس مجموع کو یک
 دورہ ہووے بعد ازان ساتھ ذکر کے ایسی ہی اور بعضی اس طائفہ علیہ کے زیادہ کرتے ہیں ہمراہ
 کلمات مسطورہ کے اللہ قدیر کو اور قسم دوم نفی و اثبات ہی ساتھ اوس طریقے کے کہ اوپر بیان
 کیا سینے اور طریق دوسرا یہ ہر سالک کو چاہئے کہ ہوشیار اور بیدار اوپر انفاس اپنے کے ہووے جب
 کہ دم باہر آوے کہے زبان دل سے لا اِلٰہَ اور جبوقت نفس مینے دم اندر ہووے کہ جاوے
 اسوقت لا اِلٰہَ کہے اور نزدیک صوفیہ علیہم الرحمۃ کے اس کر و شغل کو پاس انفاس کہتے ہیں اور اس
 ذکر کو واسطے دور ہونے خطرات کے اور دور ہونے حدیث النفس کے غاصیت عظیم ہر سال و سوقت
 کہ ظاہر ہووے اثر ذکر خنی کا اوپر طالب کے کہ پنج باطن اپنے کے کہ شاہد نور اس کے کا کرے
 اسوقت امر کرتے ہیں ساتھ مراقبہ کے اور مراد ظہور اثر اس کے سے ہر کہ شوق اور علیہ محبت اور
 محبت تمام فکر کے پیدا ہووے اور ایثار حضرت حق اور طلب اوس تعالیٰ کی غالب ہووے اور علادت اور
 سکوت پادے اور نفرت کلی کلام اور خلون دنیا و مافیہ سے حاصل ہووے چاہئے کہ مراقبہ مشفقانہ

و اسکا کسی بیانیہ و انگریزی
 کتابت کیجئے و آجینیک
 مٹ وہ فائدے ذکر و خنی کے
 نہیں تو صبح و شام ذکر و خنی کے
 حالت ہونی ہیں ایک تو نزل و
 نہ کہ غلام کا کہ وہ نفعی نزل و
 اوس کے سے قلب و غالب
 ذکر و خنی کے کامل نور کا ہونا
 اور ذکر و خنی کا اور ذکر و خنی کا
 اور ذکر و خنی کا اور ذکر و خنی کا
 سکینہ کے تفسیر اس میں
 آیت و انزل اللہ سکینہ
 علی رسولہ و علی المؤمنین
 کے نہ ہو کہ غلبہ جان پنج خوب
 اہل کمال کے اور بصیرت نزل
 ہر پنج اسرار اوس کے انکس
 اور بصیرت کشف طلال پنج خوب
 عارفین کے پس دیکھتے ہیں
 ساتھ اوس نسبت سکینہ کے
 نوادہ و اوس جانب قلب و
 اور وہ حدیث شریف یہ ہے کہ
 ہم مومن اللہ تعالیٰ سے
 ہم مومن اللہ تعالیٰ سے

ترقب سے بمعنی انتظار فیض کے جناب آپہ سے کرنا ہی اور وہ ادب پر چند اقسام کے ہوا اول معنی کا ہلکی
 ذکر کرنا ہون میں تو اوپر جمیع جزئیات اپنے کے صادق آوے وہ تلفظ کرنا آیتہ کلے کو اوپر زبان
 یا تخیل کرنا او سکایج دل کے اور فہم کرنا معنی اوس کے ساتھ حسن وجہ کے بعد ازان تصور کرے
 کیفیت ساتھ اس معنی کے اور مصداق اوس کے پس جمع کرے خاطر اپنے کو اوپر صورت
 مہمود کے ساتھ اس حدیث کے پنج دل اوس کے سوا اوس صورت کے کوئی چیز دوسری
 نہ گذری تو محقق ہووے استغراق پنج اوس کے اور بیان ماسوائے اوس ذات کے اور اصل
 مراقبہ میں حدیث شریف ہر آن تَعْبُدَ اللّٰهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ
 پس سالک اللہ حاضری اللہ ناظری اللہ معنی یا خیال کرے ولین اور تصور کرے اوس
 تعالیٰ کا اور نظر اوسکی معیت ہو یا مع التزہیہ جہت اور مکان سے تو استغراق پنج اس
 تصور کے پیدا ہووے یا مفہوم آیت شریفہ وَهُوَ مَعَكُمْ أَتَيْنَاكُمْ لِحَاطِينَ رُكْبَةٍ اور
 معیت حق تعالیٰ کی پنج حالت قیام اور قعود اور خواب و بیداری اور خلوت اور جلوت کے ہمراہ
 اپنے تصور کرے یا تلفظ کرے فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهَ اللَّهِ يَكُنْ أَوَّلَ لَمْ يَعْلَمْ بِأَنَّ اللَّهَ
 يُرَى كَهَيْئَةِ آفَاقٍ مِنَ الْجِبَالِ الْوَارِدِ يَكُنْ أَوَّلَ لَمْ يَعْلَمْ بِأَنَّ اللَّهَ
 سَيَمُودِينَ يَكُنْ هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ یہ نامی مراقبات مذکورہ واسطے
 تعلق قلب کے ساتھ خدا تعالیٰ کے مفید ہیں لیکن وہ مراقبہ کہ واسطے قطع علاقون اور تجرد تام اور سرگرم
 اور محو کے فائدہ کرتا ہو اور نین سے آیت شریفہ ہر کُلٌّ مِّنْ عَلَيْهَا فَإِنْ وَيَسْفَى وَجْهٌ مِّنْ بَلَدٍ
 ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ اور طریقہ اوسکا وہ ہر کہ نفس اپنے کو مرد تصور کرے اور پوشیدہ خاطر
 ہو کر کے جانے کہ پہر اتا ہو اوسکو بعد ایک جاے سے دوسری جائے اور آسمان پہٹ گیا اور ترکیب
 اور صورت اوسکی گئی اور تصور کرے اللہ سبحانہ باقی و موجود اور مزا اولت کرے اس تصور کو اسوقت تک
 کہ نتیجہ اوسکا محو ہی حاصل ہو و اور ایسا ہی آیت شریفہ إِنَّ الْمَوْتَ الَّذِي تَفِرُّونَ مِنْهُ فَإِنَّهُ مُلَاقِيكُمْ
 وَ أَتَيْنَاكُمْ بِكُمْ الْمَوْتَ وَلَوْ كُنْتُمْ فِي بُرُوجٍ مُّشِيدَةٍ پس جسوقت کہ ظاہر ہووے اوپر سالک

من نمیبین کا حضرت
 احد سید صاحب قدس سرہ
 اپنے جانب فرماتے ہیں ۱۸
 ی احسان پسینی ہیں کہ
 و معلوت کرے اللہ تعالیٰ
 کی مثال اس کے کہ تو دیکھتا ہو
 اوسکو پس اگر نہیں ہو تو دیکھو
 قدرت اوس کے دیکھ رہی
 پس یہ جان کہ وہ دیکھو
 دیکھ رہا ہو ۱۹
 ت اور مفضلانی سنانہ
 تیار سے ہر جان ہر جسم
 ت پس جب ہر جسم ہر جسم
 اور ہر جسم اپنے ذات
 اللہ تعالیٰ کی ہر ۲۰

اسرار الہی سے مناسب حاجت اپنے کے اور ذکر کرے اللہ سبحانہ کا ساتھ اس کے ساتھ
دو ضرب کے یا تین ضرب کے یا پانچ ضرب کے اور کہے یا مشافی و یا صمد و یا رزاق دیا ذی
فقط تمام ہوا سلوک خاندان عالیہ قادریہ علیہ کا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یہ بیان اشغالی اور اذکار حضرت چشتیہ رضی اللہ عنہم سے کہ منسوب ہیں ساتھ امام الطریقہ حضرت
خواجہ خواجگان قطب ہندوستان سید معین الدین حسن چشتی رضی اللہ عنہ کے اور حضرت احمد سعید صاحب
رسالہ قول جیل سے کہ تصنیف شاہ ولی اللہ صاحب قدس اللہ اسرار ہائے ثقل کرے ہیں اور
آپ کی جو تحقیق میں بھی آیا ہو اس کی تحریر فرماتے ہیں کہ وفات شریفہ حضرت خواجہ خواجگان دالی ہندوستان
خواجہ معین الدین بخاری قدس سرہ کی سال ۱۰۳۲ھ کو چٹائی تاریخ ماہ رجب کو ہوئی اور حاصل ذکر و شغل
اس کے طریقہ عالیہ کے ایسی تحریر فرماتے کہ ایک روز آئے حضرت امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ نزدیکی
حضرت حبیب خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے اور عرض کی یا رسول اللہ سبھاؤ مجھ کو
اقرب طریق طرف خدا تعالیٰ کے اور افضل و سکا نزدیک حق تعالیٰ کے اور آسہل ترین راہ واسطہ
بندوبست کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے کہ لازم پکڑو اور پر اپنے
کثرت ذکر بیچ خلوت کے عرض کی کیونکر ذکر کروں میں یا رسول اللہ فرمایا بند کر آنکھوں اپنے کو
اور سن جیسے پس فرمایا حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لا اِلهَ اِلَّا اللهُ و تین مرتبہ اور علی
مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سنتے تھے بعد عرض کیا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے لا اِلهَ اِلَّا اللهُ تین بار اور
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا بعد ازاں حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے تلقین کیا اس ذکر کو
ساتھ حسن بصری رضی اللہ عنہ کے اور انہوں نے تعلیم کیا حضرت عبد الواحد بن زید کو اور ایسی
یہاں تک پہنچا یہ ذکر مذکور ہم تک پس جو وقت کہ ارادہ کرے شیخ تلقین کا مریہ کو امر کرتا ہو اس کو
اسطے روزہ رکھنے کے اگر روز بخشنہ کے ہو بہتر ہو اور ساتھ پڑھے استغفار اور دوسرے

گیارہ گیارہ باب۔ ایشاور، ہر کہ تم تبار کہ و تعالیٰ اپنے کلام مجید سے فرمایا کہ اذکر اللہ قیاساً و قطعاً
 و تعالیٰ یفویحکم پس کوئی شکر اس میں مانجہ۔ شکر سے کہ نہ گزے اور پرتو بے زبانہ تو کہ ذکر ہو
 اور زبان کہ قلب تیرا زبستان چپ کے بصلہ و انگشت دافع ہر مانند گل صنوبر سے اور ادھر در و در
 ہیں ایک دروازہ اوپر کا اور دوسرا دروازہ پہنچ کا چنانچہ کہلنا دروازہ فوقانی کا موقوف اوپر ذکر
 جبر کے ہی اور کشائش دروازہ تحتانی کے مقرر اور پر ذکر خنی کے ہی۔ پس جسوقت کہ ارادہ کرے
 تو ذکر جبر کا بیٹھ چار زانو اور پکڑ رگ کیماں کو ساتھ انگشت نہ قدم راست سنہ اور ساہتہ اوس
 انگشت کے کہ مسلسل اور سنہ ہی اور کیماں نام ایک رگ کا ہی اندرون زانو کے اور پکڑنا اوس کا
 بطور مذکور کے واسطے نفی خاطر کے مفید ہی اور قلب میں حرارت بخشتا ہی ہر طرف قبیلے کے بیٹھ اور
 کہو لا الہ الا اللہ ساتھ شدت بقوت تمام کے اندرون دل قلب سے اور باہر کراہنے کا کو
 مناف سے اور دراز کر موند ہے سیدھے تک اور لفظ الہ کو اسل دماغ سے اور اشارہ کر بیچ
 اپنے کے ساتھ اس معنی کے کہ باہر کی مینے دوستی ماسوا اللہ کو باطن اپنے سے اور ڈالائینے
 پس پشت اپنے اور چھوڑ دم کو پس ہنر بکر الا اللہ کی بیچ قلب کے ساتھ منتی اور قوت کے اور
 لحاظ کرے مبتدی نفی مہودیت کو غیر خدا میتالی سے اور متوسط نفی معتدویت کو اور انتہی نفی وجہ
 کو اور شرط اعظم بیچ اس ذکر کے جمع کرنا ہمت اپنی کو اور سمجھنا معنی کلمہ طیبہ کے ہی اور سزاوار ہی
 واسطے صاحب ذکر جبر کے کہ تقیل طعام کی نہ کرے بلکہ کافی ہی چوتھائی معدہ خالی چھوڑنا اور
 کھانا روغن بھی ضرور ہی تو خشکی دماغ کو عارض ہووے اور جو چاہے کہ پاس انفاس کرے
 چاہئے کہ بیدار اور ہوشیار ہووے اور دوسون اپنے کے جسوقت کہ باہر آوے دم کے ہنر
 آنے اوس کے کے لا الہ اور خیال اپنے میں محبت ماسوا اللہ کو باطن اپنے سے باہر ڈالے
 اور جسوقت کہ دم اندر جاوے ہمراہ دخول اوس کے کے لا الہ کہے اور خیال کرے کہ داخل
 کیا مینے محبت الہی کو بیچ قلب اپنے کے اور کہے بین مشایخ کرام رحمہم اللہ نے کہ رکن اعظم
 بیچ سلوک کے ربط قلب کا ساتھ شیخ کے بطریق محبت اور تعظیم اور تصور صورت اوسیکے ہووے

فہم لکھتے ہیں کہ
 شریک اللہ سے کہ کر نفی وجہ
 متصور دیا کہ نفی ہی
 سبب ہے ۱۲

جبکہ مشورہ و وسعہ باطن طالب کا ساتھ نور ذکر کے اور گزنا ہر مشغولہ کو ساتھ مراستہ دل زبا
 کے کہ گزنا ہر مشغولہ کو ساتھ نور ذکر کے کہ اللہ جانوری اللہ نافرمانی اللہ حی پاکہ ہر آیت شریفہ
 و شریفہ شریفہ یا حق تعالیٰ کو حاضر اسنے در بیان اپنے اور در بیان بے سکے اور شاہدہ کرے
 اور جو سالک کہ ارادہ کرے پختہ کا لازم ہر او سکور عایت چند امور کی یعنی دوام صیام اور دوام
 قیام لیل اور قلیل طعام اور کلام و منام اور صحبت مع الانام اور دوام طہارت حالت بیداری
 اور منام میں اور رابطہ قلب اپنے کا ساتھ شیخ کے بطریق محبت و الاحترام رہے اور غفلت
 اوپر اپنے حرام جانے اور سالک جو قوت کہ داخل کرے بیچ جاے اعکاف کے پاؤں
 سیدھے کو او سو قوت اخوذ اور بسم اللہ پڑھے اور سورہ و الناس کو تین مرتبہ اور جو پاؤں
 اولٹا رکھے کہے اَللّٰهُمَّ اَنْتَ وَلِيَّيْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ كُنْ لِيْ كَاكُنْتَ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَارْزُقْنِيْ مَحَبَّتِكَ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ مَحَبَّتِكَ وَاشْغَلْنِيْ بِحَالِكَ وَاجْعَلْنِيْ
 مِنَ الْخَالَصِيْنَ اَللّٰهُمَّ اَحْ نَفْسِيْ بِمَحَبَّتِكَ ذَاتِكَ يَا اَرْيَسُ مَنْ لَا اَبْسَ لَهُ رَيْتُ
 لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَاَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِيْنَ اور کہڑا ہو کر مصلے پڑھے اِنِّيْ جَعَلْتُ
 وَجْهِيْ لِلَّذِيْ قَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضَ خَيْفًا وَاَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اکیس بار بعد
 دو رکعت نماز پڑھے بیچ رکعت اول کے آیتہ الکرسی اور رکعت دوسری میں اَمِنْ الرَّسُوْلِ
 قرأت کرے اور بعد سلام سے سجدہ طویلہ کرے اور بکوشش تمام دعا کرے اور کہے بِاِقْتِحَافٍ
 یا نسو مرتبہ ہر مشغول ہووے ساتھ ذکر و ن کے کہ او پر بیان کیا ہئے اور کہے ہن خاص پڑ
 کر نیوالو ان قبر دن کو جو داخل ہووے معبرے میں پڑھے سورہ اِنَّا فَتَحْنَا وَاَنْتَ مِنْ
 مستوجبہ طرف میت کے اور پڑھے سورہ ملک اور تکبیر و تہلیل کہے سورہ فاتحہ گیارہ بار پڑھ کر کے
 متصل میت کے ہووے اور کہے یارب یارب یارب اکیس بار بعد ازان کہے یا روح
 ساتھ کرنے منہ طرف آسمان کے اور یا روح الروح بضر لگا بنے بیچ قلب کے تا انشا
 اور نور پیدا ہووے پس انتظار کرے اوس فیض کو صاحب قبر سے کہ بیچ دل سیرے پہنچا ہو

اور صلوات کن فیما بین امتا چشت رضی اللہ عنہم بین واسطے بر آسنے حاجت تحت کے معمول ہر سابتہ اس طریقہ کے کہ شب و بار شنبہ اوچبشنہ اور جمعہ کو تپڑ سبتہ اور یہ نماز نفل اول رکعتین فاتحہ ایک بار اور سورۃ اخلاص سو بار اور رکعت ثانی میں فاتحہ سو بار اور سورۃ اخلاص ایک بار بعد سلام سے سو بار کہلے اتنے آسان کر نیواسے و نسوا یوں کے اور احرار و مشن کہ نہ تو واسطے تاریکیوں کے اور سہار و روڈ پر ہے اور دعا کرے حق تعالیٰ سے سابتہ حضور دل کے اور شب سوم کو بی فرار غ نماز سے اور دعاؤں مذکورہ کے سر برہنہ کر کے دعا واسطے مطلب برابر کیلے پچاس مرتبہ کرے انشاء اللہ تعالیٰ دعا مستجاب ہو دیگی تمام ہوا سلاک طریقہ علیہ چشتیہ رضی اللہ عنہم کا۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بیان کلمات مصطلکہ طریقہ شریفہ نقشبندیہ علیہ السلام کہ شوب سابتہ خواجہ خواجگان محمد بہار الدین نقشبند رضی اللہ عنہ کے ہی اور نسبت نسب شریف اور نئے سادات کرام سے ہی اور وہ نسبت معلیٰ پہنچتی ہو امام ہمام سید الشہداء سبط رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ و اسحابہ وسلم حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو وفات شریف آپ کی بیچ شب و شب شنبہ تیسری ماہ ربیع الاول ۹۱ھ کو ہی چنانچہ اس بیت سے تاریخ شریف آپ کی نکلتی ہی تاریخ بیت مسکن و ما وائے اوچون بود قصر عارفان و قصر عارفان زین سبب آمد حساب رحلتش و جان کہ کوئے تجلو اللہ تعالیٰ محمود کہ طریقہ شریفہ مجددیہ اور پر مولیٰ طریقہ نقشبندیہ رحمۃ اللہ علیہا کے بغلیہ سلوک ہی اور وہ وقوف قلبی اور توجہ مبدا فیاض اور نگہداشت خواطر اور التزام صحبت شیخ متقدا اور ہمیشہ ذکر کرنے کے مقرر ہی آب بعض کلمات کہ بناء عریضہ نقشبندیہ اور پاد اسکے رہے ہیں بیان کرتا ہوں میں سابتہ گوش ہوش کے استماع فرماؤ یعنی ہوش در قدم و نظر بر قدم اور سفر و وطن اور خلوت در انجمن اور یاد کرد اور بازگشت اور نگہداشت اور یادداشت یہ آئہ کلمہ منقول حضرت خواجہ جہان مولانا عبدالحق مجددی رضی اللہ عنہ سے ہیں اور تین کلمے کو اوپر اسے حضرت شاہ نقشبند قدس سرہ نے زیادہ کئے ہیں یعنی وقوف و

اور وقوف قلبی اور وقوف عددی جانتا چاہئے کہ ہوش دروم عبارت ہی ہوشیار ہونے سالک سے بچ
 ہر دم کے دم اپنے سے کہ ذکر ہی پاکہ غافل وریہ لحاظ ہوش وروی کا ساتھ مدت دیر کے ساتھ ہمیشگی حضور
 حق تعالیٰ کو پہنچتا ہی اور یہ معنی مفید واسطے سالک مبتدی کے ہی اور سالک متوسط کو چاہئے کہ دریافت کریں
 ہووے نفس اپنے سے اور تہوڑا زمانہ مثلاً تامل کرے بعد ہر ساعت کے کہ داخل ہو کچھ اور کفایت
 یا ہنیں پس اگر غفلت پاوے استغفار کرے اور قصد کرے اوپر ترک او سکے کے بچ زمانے مستقبل کے
 اور ایسا ہی لحاظ کیا جاوے تو دو اہم حضور کو پہنچنے والا ہوا اور یہ معنی اخیر عبارت وقوف زمانی سے ہے کہ حضرت
 شاہ نقشبند اسکو استخراج فرمائے ہیں اس واسطے وہ کہ متوسط کو بعلم العلم بچ ہر دم کے مشوش کرتا ہی اور
 لائق حال او سکے کے استغراق بچ توجہ الہی اللہ کے ساتھ اور سطور کے مانع نہوے او سکوں علم اس
 توجہ کا اور نظر بر قدم عبارت ہی اس سے کہ سالک کو چاہئے کہ وقت چلنے میں نظر او پر قدم کے ہو اور وقت
 بیٹھنے کے رو برو اپنے دیکھے نظر کو سید ہے اور اولے طرف نہ ڈالے کچھ او اس نظر ڈالنے پر راستہ
 وچپ جانب کے فساد عظیم حضوری میں بر پا ہوتا ہی اور مقصود او سکے سے باز رکھتا ہی اور یہی حکم رکھتا ہی
 کان رکھنا او پر آورد آدمیوں کے اور متناقصے اور حکایات اون سے ہی احتراز کرے اور یہ معنی مذکور
 مناسب حال مبتدی کے ہی اور مناسب حال منتہی کے وہ ہے کہ تامل کرے بچ حال اپنے کے کہ او پر قدم
 کو فی نبی انبیا علیہم السلام سے واقع ہو اس واسطے کہ بعضے اولیاء اللہ سے زیر قدم محمد رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے ہوتے ہیں اور انہوں کو محمدی المشرب کہتے ہیں اور تہوڑے او پر قدم حضرت
 آدم ابو البشر علیہ السلام کے ہوتے ہیں اور ساتھ آدمی المشرب کے مشہر ہوتے ہیں اور دوسری
 زیر قدم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ہوتے ہیں اور منتہی بابر ابراہیمی المشرب کے ہوتے ہیں اور ایک
 طائفہ زیر قدم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سر رکھتے ہیں اور ساتھ موسوی مشرب کے لقب ہوتے ہیں
 اور ایک گروہ نیچے قدم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وقوع پاتے ہیں اور نام انکا عیسوی المشرب ہی چنانچہ
 حضرت والدی اجدی قدسنا اللہ سرہ السامی مشرب عیسوی رکھتے تھے اور بعد حضرت موصوف کا اسم ہی
 بتا اور حضرت سیدنا و مرشدنا و امامنا رضی اللہ عنہ ابراہیمی مشرب تھے اور مرئی او انکا اسم العظیم تھا اور یہ

رات مظلوم محمدی شہید ہوا اور بیدار تعین اور سکا شان العلم ہر فقیر ایک روز بیچ مراقبہ حقیقت الخالق محمدی حب و شرف
 کے مشغول و مراقب تھا بعد چند سے حیر کے ایک بجلی بجلی نے نزول فرمایا اور میان او کے صورت مبارک
 آپ کی سینے و اوپر احمد سعید صاحب رضی اللہ عنہ کے روبرو بشرف فقیر کے لاکر توجہ کامل فرما کر ترقی اکمل تمام
 سطوح میں فرمائے و انحال غلبہ انوار اذن کے کمال او پر لطیفہ اخفی اس کے پایا سینہ جو کہ روز و سہ سہ چاند
 بشارت انگیز بیچ خدمت حضرت مرشد احمدیہ ایسا قدس سرہ کے معروفہ کیا سینے او صورت مبارک او کو
 بیان کیا سینے فرمایا کہ حلیہ مبارک انہو کا ایسا بنی تھا اور ایک شب کو ایک معتقد کے او پر غلبہ شیطان نے
 کیا تھا حالت مراقبہ میں اگر فقیر سے فرمایا کہ فلاں نے معتقد کو تیرے شیاطینوں نے ذبا لیا تھا بفضلہ تعالیٰ
 میں نے انہو سے بچا لیا او بچ کر میری کتاب میں تعویذ ہر او کو لگے میں ڈال دی اور وہ تعویذ رسالہ اربع
 انبار میں کہ سند او کی حضرت حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سا ہے حسین رضی اللہ عنہ کے عاشق قون جیل میں
 کسی ذوالفرض کہہ دیا یا اونہ شیاطینوں کو ہر دینا ہون تو دیکھ اس ناچیز نے بچشم خود ملاحظہ کیا کہ
 شعلہ نوری پر نور ہوئے سینے سے ایسے شیاطین اور مات چوڑیوں کو خلا دیا اور معتقد نے آکر اسی وقت
 یہ ماجرا بیان کیا اور توجہ تمام حب صرفہ کی او کو فرمایا حالت جذبہ غالب ہو کر کشف جانی نصیب ہوا تھا
 اناللہ وانا الیہ راجعون پس حیرت کہ متوجع اپنے کو ساک نے پہچانا البتہ حالات و واقعات متوجع
 کے ہو دیں اور سفر و وطن جبارت ہو انتقال کرنی صفات بشریہ حقیقت سے طرف صفات ملکیت فاضلیہ کے
 چلے جہت کہ دریافت کرے بیچ نفس اپنے کے آیا باقی بیچ او کے حب غیر کی یا نہیں اگر حب غیر کی پاس
 سے تو بہ کرے اور دے جائے کہ یہ بت میرا ہی ساتھ کلمہ لا کے نفی او کا کوے اور ساتھ کلمہ
 لا الہ الا اللہ کے اثبات محبت خداوند تعالیٰ کے کرے اور بی و احب ہر او پر ساک کے کہ تلاش کرے
 بیچ قلب اپنے کے اگر بیچ او کے کینہ یا عداوت اور بغض کہ جانب کسی شخص سے ہو دے - و در کرے
 او کو بدامت اس کلمہ شریفہ کے و علوت اور انجمن جبارت ہو او سے کہ قلب باک کا دام مشغول
 ساتھ حق سبحانہ کے ہو دے ہر حال اور تمامی وقت توجہ الی اللہ ہو دے قرونیک چشم ندون غافل
 انان نام نہاشی نہ شاید کہ محاسبہ نہانجا نہاشی نہ اس معنی سے فرمایا ہر الصوب فی کائن فی الخلق

ذات منبع الغیبات محمدیہ
 غیب سر کے ہر اور کہ شہادہ
 تعویذ کا فائدہ میں تعویذ میں
 بسم اللہ الرحمن الرحیم
 بکلمات اللہ التامہ میں کل
 عین لامہ و من غیث کل شیطان
 و عامۃ خلقت بحسن الف
 الف لاحول و لا قوۃ الا باللہ
 باللہ العلی العظیم و صلوات اللہ
 علی خیر خلقہ محمد و آلہ
 اصحابہ اجمعین - ۱۲

بحسب الظاہر و باثر عن الخلق بحسب باطن چنانچہ حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہ کے ساتھ
 اسی حالت کی اس آیت سے اشارہ فرمایا ہر جال لا یلیہم مخرج ولا یج عن ذکر اللہ
 کہ ایسے آدمی ہیں کہ نہیں باز رکھتی ہر اون کو سوداگری اور نہ خرید و فروخت ذکر اللہ سے اور حضرت
 خواجہ عزیزان علی رامینی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں فرح از درون شواہد از ہر دہ بگاہ و شہ
 انجمن زیبا رکوش کہ می بود اندر جہان و سینے ہر حال میں اور مجلس لوگوں میں ذکر خفیہ قلبی سے ذکر
 اور شامل رہے کہ لوگ واقف ہوں یہ روش زیبا کم ہر جہان میں اور یاد کرو عبارت ذکر اللہ ہر اسم ذات
 ہو دے یا کہ نفی و اثبات ذکر ہر موجب فائدہ ہے کہ موصول بخدا ہر میت ذکر گو ذکر ماتر جان است
 پاکی دل ز ذکر رحمان است یعنی ہر دم ذکر کرب تک تو زندہ ہو کہ پاکی دل کے ذکر رحمان سے ہر کہ
 سند اسکی وا ذکر واللہ کثیرا لعلکم تفلحون نص قطعی ہے یعنی ذکر کر کثیر میرا کہ میں اللہ ہوں
 تاکہ تم کو فلاح ہو دے اور ذکر کثیر کے تعداد میں اختلاف ہے آخر کو معنی کثیر الذکر کے آہٹہ پہر اور دوامی
 فرمایا ہر چنانچہ حدیث صحیح مسلم کی اوپر اسکے دال ہر کو تذوق من مانت کوئی عنیدی و فی الذکر
 لصا فحکموا الملیکۃ علیٰ قومکم و طرقتو یعنی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم
 نے حضرت ابو خلفہ اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم کو کہ اگر ہمیشہ رہو میری خدمت میں جیسی تہوڑی رہتی ہو
 اور ہمیشہ ذکر میں ہی مشغول رہو کہ مراد اس سے ذکر کثیر ہر البتہ مصافحہ کرین تم سے فرشتے اور فرشتوں
 تمہارے کے بلکہ راہوں تمہارے میں اور باز گشت کنایہ ہے کہ چند بار ذکر نفی و اثبات کو اوپر عدد و طاق
 کے دم کو چھوڑ کر فقط محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہلیر و ما پڑھے الہی مقصود میرا تم ہی تو اور خوا
 تیری محبت اور معرفت اپنی مجھے دے پہر نہ سے شروع لا الہ الا اللہ کو ہر بار کرنے
 اسکا نام باز گشت ہو اور وقوف قلبی عبارت ہو توجہ سالک کی طرف قلب کے اور توجہ قلب کی مع
 لحاظ اسم ذات و نفی اثبات کے اور یہی جانتا چاہئے کہ بیچ طریقہ مشایخ نقشبندیہ رحمۃ اللہ علیہم
 کے تقریفات عجیبہ اور غریبہ ہیں مانند جمع ہمت اور پر کسی کام کے پس ہوتا ہے وہ کام موافق ہمت و ہمت
 اور تاثر بیچ طالب کے اور طلب میوض مریض اور فاضلہ توجہ بیچ مقدمہ عاصی کے اور تصرف بیچ

دلون آدمیوں کے کہ محبت کرین اور تجسیم کرین اور مارک اہنن کے تاکہ مشغل ہو سہ پہچاؤن کے
واقعات عظیم اور اطلاع اور نسبت اہل اللہ کے احیا اور اہل قبر سے اور اسٹارٹ اور پڑاؤ اور آدمیوں کے
اور کشف و قانع آئندہ اور دفع بلیہ نازلہ اور سوار اسٹارٹ نامی خاص حضرت نقشبندیہ قدس سرہ المبرک
سے ہر آدمی یہی ایک لشکر اور ان کے سے ہر کہ غائب میں مرید کے صورت کو اور لطیفے اور سلیکو
خیال کر کے توجہ دیوے مثل حاضر کے توجہ غائب کو پہنچتی ہر راقم الحروف کہتا ہر کہ حضرت ایشان
قدس سرہ غائب میں توجہ فرماتے تھے بعینہ معتقدون اور معتقدات بی بیوں کو انوار اور ان کے
لطائف اور مقامات کے پہنچتے تھے اور وہ اپنی اپنی حالات اور کیفیات عریضوں میں لکھتے تھے
یہ فقیر نے کامل تجربہ اور مشاہدہ کیا ہر حق تعالیٰ جل کرامتہ و افضالہ مدام مجاہد ناچیز کترین خلایق اور
جمع عزیزون معتقدین کو اونکی نعمتون خان الوان سے ملندہ اور ریزہ چین و معمور رہے
بحرست حبیبہ صلی اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم آمین فقط

اور دوسری ختم خواجگان رضی اللہ عنہم سے نہایت پر تاثیر مہجرات سے ہر فقیر راقم الحروف
عفی عنہ نے بامریضی یعنی بارشاد روح پر فتوح حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہ کے پذیرہ رو
معہ عزیزون کے پڑاؤ میں روز ٹھہرا دسکا کامل ٹھہر میں آیا اگر باستخارہ اور امیری سے
پڑہنا ہو دس ٹھہرا دسکا بفضلہ تعالیٰ جلد تر ٹھہر میں آہے درہ مدام پڑہنے اسکے سے
برکات حاصل رہینگے اور حضرات نقشبندیہ مجددیہ مطہریہ رضی اللہ عنہم میں ہر روز وردا سکا کامل
کہ بسبب ورد اس ختم شریف کے ترقی محبت حق جل شانہ و حبیبہ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور طریقہ کے
مقامات کے متصور ہر حضرت احمد سعید صاحب قدس سرہ آخر سال اربع انہار کے چند سے
ختم اور تقوید وغیرہ اور او کتاب معمولات مطہریہ وغیرہ سے کہ تالیف حضرت مولوی نعیم اللہ شاہ پٹنوی
کہ خلیفہ رشید حضرت قبلہ میرزا جان جانان شخلص مطہر رضی اللہ عنہما کے ہیں تحریر فرمائے ہیں
چنانچہ طریق ختم خواجگان رضی اللہ عنہم منقول حضرت خواجہ بہار الدین نقشبند اور خواجہ عبدالحق
مخدومانی اور خواجہ یوسف ہمدانی اور خواجہ عزیزان علی راہیتی اور خواجہ عارف ربو کرمی اور

اور خواجہ ابوالحسن خرقانی اور خواجہ بایزید بسطامی ہیں کہ جو کوئی اس ختم کو تین روز متواتر بعد قنیت پڑھے خداوند تعالیٰ ایک ہزار اور ایک حاجت بر لاوے ورنہ تا حصول مقصد مداومت رکھے اور بعد حصول مقصد کے بھی اگر مداومت رکھے فلاح دین و دنیا کی حاصل کرے پس یہ نیت اور مقصد کہ پڑھے انشاء اللہ تعالیٰ حاجت حاصل ہووے پاسبے کہ اوّل ہاتھ اوٹھا کے سورۃ فاتحہ ایک بار پڑھے بعد ختم شروع کرے ساتھ اس طور کے کہ سورۃ فاتحہ بسم اللہ سات بار بعد ازان درود ایک سو بار بعد ازان الم نشرح بسم اللہ ستر اور نو بار بعد سورۃ اخلاص بسم اللہ ایک ہزار اور ایک بار بعد سورۃ فاتحہ بسم اللہ سات بار بعد درود ایک سو بار بعد ازان جس قدر کہ شیرینی ہووے فاتحہ پڑھ کے ثواب اس ختم کا بار اول حضرات بزرگ و کلدین ان ختم کے بخشنے بعد جناب خدائی عز و جل بتوسل ان بزرگواروں کے خواست کرے اگر چاہے ایک آدمی پڑھے یا زیادہ جس قدر کہ ہو دین شریفی تقسیم کرے ختم ہو اختتام خواجگان کلان فقط

ایضا طریقہ ختم خواجگان رضی اللہ عنہم اول دو رکعت نماز پڑھیں چہر رکعت کے بعد سورۃ فاتحہ کے آیتہ الکرسی سات بار پڑھے بعد سلام کے فاتحہ بنام خواجگان نقشبندیہ رضی اللہ عنہم کے پڑھ کر سو مار استجاب پڑھے یا مفتوح الا جواب بعد فاتحہ ساتھ بسم اللہ کے سات بار بعد درود شریف سو بار بعد الم نشرح بسم اللہ ستر بار بعد سورۃ اخلاص با تسمیہ ہزار بار بعد سورۃ فاتحہ سات بار بعد درود ایک سو بار پڑھ کر فاتحہ بنام خواجگان رضی اللہ عنہم کے کرے بعد سو بار لا اِلهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ اور سو بار یا خَفِیُّ الْاُطْفِ اَذِیْرُ کُنِّیْ بِالْاُطْفِ کُلِّشِیْ اور سو بار کَا لَلّٰهُ خَیْرٌ خَافِظًا وَهُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ فَسَقِّلْ یَا اِلٰهَیْ کُلَّ صَغْبٍ یَّحْزَنُ مِنْ سَیِّئِ الْاَبْرَارِ سَقِّلْ اور سو مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْحِجْرِ عَلَّمَ یَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ پڑھے بعد فاتحہ خیر ساتھ نام خواجگان کے پڑھے اور اس بار مبارک خواجگان کے نام ہیں حضرت عبد الحالق خمدانی خواجہ جہان خواجہ بہار الدین نقشبند خواجہ بایزید بسطامی خواجہ یوسف ہمدانی خواجہ ابو منصور ماتریدی خواجہ ابوالحسن خرقانی قدس اللہ سرہ انہم اور درود

عالم تھے تباہ ہوئے راقم الحروف التماس کرتا ہوں کہ ایک وقت میں غلبہ مخالفوں کا طغیانی کا اس ناچیز پر از میں
 ہوا تھا جو کہ نہایت عاجز اور مضطرب اور ناامید کامل ہو کر واسطے دفع شر مخالفین اور برآئے مقاصد قلبی کے
 زاری کثرت التماس جانب بارگاہ حضرت عجیب الدعوات جل اجاتہ کے لایا مضمون حالت اضطراری کے
 کہ مَضْطَرًا اِذَا دَعَاكَ فَيَكْشِفُ السُّوءَ غِیْب سے ایسے اشارہ و بشارۃ الہامی ہوا کہ اس وقت گیارہ باب
 سورۃ یٰلَاکُف کو پڑھ کر زیارت حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اور اصحاب کبار اور اولیاء
 امدار رضی اللہ عنہم کے نصیب ہوگی دفع بلیات اور مقاصد و مراوات جملہ برائے دولت اور برکت سے
 ہی مشرف ہوا تفصیل اسکی نہیں لکھتا ہوں اگر لکھوں بیاحت کم حوصلی ناچیز کے شبہ زیر قلم کو خوش
 عثمانی سے روکنا کیا اور یہ معاملہ عنایت ساتھ پیران کبار رضی اللہ عنہم کے مرحمت ہوا ہے اگر ریزہ چین
 کو مرحمت ہووے عجیب نہیں ح باکریان کار واد شوارنسٹ پ اور بیت سعدی علیہ الرحمۃ۔ اگر
 بادشہ برد پرین پ بیاید تو انخواجہ سببت کن پ

ذکر طریق تعویذات

کہ حضرت میرزا جان جانان قدس سرہ متوفی و نکو کرامت فرماتے تھے کہ اگر کسی مرض اور درد کا بیمار
 آپ کے خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرے کہ مجھے واسطے شفا کے کوئی تعویذ دو ظاہر میں ان کلمات کا
 تعویذ لکھ کر اسکو کرامت فرماتے اور یہ ارشاد کرتے کہ بازو میں بازہ یا ٹھلین بازہ اور وہ کلمات
 شفاء یہ ہیں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ کُلِّهَا مِنْ شَرِّ مَا
 خَلَقَ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اَسْمِهِ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَ لَا فِی السَّمَاءِ وَ هُوَ
 السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَ صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی خَیْرِ
 خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهِ وَاَصْحَابِهِ اَجْمَعِیْنَ یا حضرت مجدد رضی اللہ تعالیٰ عنک صاحب ابن حرز را
 و زمین تو سپر و یم و تعویذ برائے محافظت اطفال اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ کُلِّ عَيْنٍ لَا تُبْصِرُ
 وَ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ شَیْطَانٍ وَ هَامَّاتٍ قَضَتْ بِحُضْنِ اَلْفِ اَلْفِ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا
 بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَ صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهِ وَاَصْحَابِهِ اَجْمَعِیْنَ

مات فخر بن سلسلہ تعویذات
 کیا کہ تعویذات اور حفاظت
 شریعتیہ و انوار تعویذات
 کے کامل و در بعض کو دیا
 ہوا ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله و سلام علیہ اولا الذین اصطفیٰ جاننا چاہئے کہ جو فقیر سالکین دار و شہر حیدر
ہوا اسکوعرصہ پچیس سال کا ہوتا ہی بفضلہ تعالیٰ و اکرامہ جل افضالہ و عم فیضانہ کے بسیاری طالبوں راہ طریقت
کو سلوک علیہ طریقہ انیقہ نقشبندیہ رحمۃ اللہ علیہا لہا کاکہ عبارت اوس سے سات لطائف اور مقام
نفی و اثبات اور پچیس مراقبات ہیں بقدر استعداد و حصول اونیضیب اونی کے کے سلوک مذکور
سے ہو چند سے عزیزوں کے نام ہاستدعار اونی کے کہنے میں آتے ہیں بعض اونی سے
دار فنا سے طرف دار بقا کے راہی ہوئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اور باقی زندہ ہیں۔

سید حیدر علی و نیاز اللہ شاہ تامقام لائقین و غلام محی الدین خان بی تامراقبہ لائقین۔ ملاں محی الدین صاحب
تامراقبہ معبودیتہ صرفہ۔ مولوی محمد سعید خان مفتی تامقام قوس۔ و بعد از ان مدینہ منورہ میں جناب
والا انتساب صاحبزادہ محمد مظہر مجددی رضی اللہ عنہا سے سلوک طے کیا۔ و سید شمشیر علی صاحب ہم
تامراقبہ قوس مشرف ہوئے۔ اور غلام حسین شاہ ہم تامراقبہ قوس ممتاز ہوئے۔ و رحیم اللہ شاہ
تامراقبہ اقربیت۔ و مفتی حسن محمد تامراقبہ اقربیت۔ اور بسیارے معتقدان کہ الحال نام ادھون کے
یاد نہیں ہیں مشرف ہوئے۔ اور مولوی ہدایت اللہ صاحب تامراقبہ مقام محبت۔ اور محمد حبیب اللہ
صاحب برادر مفتی محمد سعید خان صاحب تامراقبہ احدیت۔ اور مولوی سید احمد علی شاہ تامراقبہ احدیت اور
سید جمال الدین تامراقبہ احدیت۔ اور مظہر علی شاہ تامراقبہ احدیت۔ اور قاضی بدیع الدین فاروق
تامراقبہ احدیت۔ رحیم الدین کلان تامراقبہ احدیت۔ و بسیارے عزیزان و مقام نفی و اثبات ہونے
و دو چار نام کہے جاتے ہیں محمد علی شاہ مقام نفی و اثبات میں۔ عبد اللہ شاہ اور باقر علی شاہ و دیگر

ملک تیس مراقبات
سلوک اور دین مخلصہ
سلوک سے تفصیل اونی کی
رسالہ سلوک بنفید الزکاتین
بین کبھی ہوا

نبی نفی و اثبات میں اور مقامات لطائف میں بہت معتقدین اور مین سے لطیفہ نفس میں مخدوم صاحب اور حکیم عبد
 صاحب ہی مقام نفس میں۔ فقیر محمد کلان مقام اخفی میں اور سید اسماعیل کلان ہی لطیفہ اخفی میں اور سید قاسم علی
 ہی مقام اخفی میں اور عبد الرحیم ہی مقام اخفی میں شیخ نجف علی لطیفہ سرین شیخ حیدر ہی لطیفہ سرین عبد الغیر
 خان ہی لطیفہ سرین اور ہی بسیار ہیں۔ اور حکیم سید احمد لطیفہ سرین۔ اور فقیر محمد خرد لطیفہ روح میں
 اور اسماعیل خان ہی لطیفہ سرین۔ اور غلام محمد خان ہی لطیفہ سرین۔ اور مولوی عبد الحلیم لطیفہ سرین
 اور میانجی محمد سعید لطیفہ روح میں اور لطیفہ قلب میں بسیار ہیں چند سے نام کہنے میں آتے ہیں اسماعیل
 خرد اور سید احمد اور شیخ محمد اور سید محمود اور محمد حسین و سید اشرف علی و حکیم قاسم صاحب اور
 ادن کے دودا داد اور رحیم الدین خرد اور محی الدین مودن اور سید امیر الدین اور حاجی
 محمد شریف اور بہار الدین خان اور اشرف خان اور محمد نواز اور عبد الرحمن کو تو ال حسین ساگر
 اور محمد صاحب جمہار کو تو ال کوہی اور سید عبد الستار صاحب اور محمد یعقوب وغیرہم بسیار مقام
 قلب میں مشغول و مسرور ہیں اور بسیار سے بے بیان ہی لذت قلبی سے محفوظ و مثلذ ذہن حقیقی
 بہرکات ذکر و فکر ان کے کے فقیر ناچیز کو اور جمیع معتقدون کو ساتھ بادہ محبت حب صرفہ اپنے مکہ
 دمام مست و مخمور رکھے آمین فقط

اللَّهُمَّ أَنْتَ أَعْلَمُ مَا عَلَى صِرَاطِكَ الْمُسْتَقِيمَ وَكَانَ الْإِسْلَامُ وَالْإِيمَانُ
بِحَقِّ حَبِيبِكَ سَيِّدًا نَافِعًا عَلَيَّ الصَّلَوةُ وَالسَّلَامُ مُشْتَرَاكِ حُكَامِ الْإِحْسَانِ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بعد حضرت ذات جلالہ نے مثبت امور حق الیقین و نعت رسول برحق مُصَدِّقِ احکام سابقین ^{حضرت} لایا
صلی اللہ وسلم علیہ وعلی آلہ و اصحابہ مروج کمالات دین مشین کے واضح ہو کہ یہ فقیر حقیر ^{شاہ} الحسن شاہ
ضیاء الدین احمدی خضر اللہ لہ و لوالدیہ عرض خدمت میں گہر سنبان معافی عبارات ظہر و طبع
یہ کرتا ہوں کہ جو کہ اس فقیر ناچیز نے بعد تحریر کرنے رسالوں سلوکیہ کے جو چندے مواہیر اور عبارات
پر رموزات بطور تقریفات کے بعض مشائخین معتبرین راسخین اداہم اللہ فیوضاتہم و برکاتہم
شہر حیدرآباد سے اوپر رسالوں مسطورہ کے جو مثبت اور تحریر کر دئے ہیں سبب اوسکا واسطہ
تسلیم معتقدون خوش عقیدت اور دافع ظن و دوسوسون موسسین ناواقفون طریقہ طریقت راہ
حقیقت کے زیب قرطاس صداقت اساس کے کریمین آیا اول بنام مقامات صداقت رسالہ
سلوک مفید الذاکرین نافع المتفکرین کے یہ ہر کہ جبکہ ناچیز نے سلوک طریقہ نقشبندیہ مجددیہ
رحمۃ اللہ علی اہلبہا کا کہ عبارت اوس سے سات لطائف اور مقام نفی اور اثبات اوپر پچیس
مقامات ہیں بیچ خدمت فیض رحمت شیخ زمان قطب دوران حضرت حاجی گل محمد رومی قدس اللہ
سمرہ العزیز کے طے کیا عزیزان طریقت نے نہایت مضمحل ہو کر رسالہ مسطورہ کو تالیف کر دیا
جو کہ رسالہ مذکورہ اختتام کو پہنچا کترین اوسکو بیچ ملا خطے اور سماعت شریف حضرت ایشان ^{شاہ} ایشان شاہ
عز کے لایا آپ نے اوسکو نظر فرما کر امت سے ملاحظہ فرما کر اور کسر نہایت خوش اور نشاط
ہم کر زبان الہام ترجمان سے کلمہ تحسین زبان زد کر کے الفاظ دعا یہ اللہم یدفرد ولا تنقص
کے بعد رحمت فرمائے اور ایک بزرگ بڑے ولی مسمی سید بادشاہ صاحب ساکن کٹر ملک ولایت سے

کہ بڑے دوست اخلص آپسے تھے اور ان کو بھی سنوایا وہ بھی نہایت خوش ہوئے اور تصدیق و تحسین
رسالے کی فرمائے اور یہ مضمون سابق میں بھی مفصلاً شروع رسالے کے لکھنا کیا ہوں مگر واسطے
تفہیم دوستوں کے تحریر میں آیا ایک اول درجہ قبولیت اور صداقت رسالہ مذکورہ کی کمال
معلوم ہوئی ہو کہ حضرت مرشد قدس سرہ نے اسکی صداقت اور تحسین کی اور دوسرے ایک بزرگ
والا نسب ولی کامل موصوف نے فرمائے اور دوسری قبولیت اور صداقت اسکی یہ ہو کہ جبکہ
یہ ناچیز شہر حیدرآباد فرخندہ بنیاد میں وارد ہوا اور بیارے مردمان ساکنین شہر مذکورہ کو
فائدہ سلوک طریقہ علیہ نقشبندیہ سے پہنچا یا بسبب کیفیت پُر لذت اوسکے کے استدعا واسطے
اردو کرنے رسالہ مسطورہ کے کی فقیر نے بسبب کمال اصرار اور ان کے اور نفع کامل
دارین اپنے کے خیال کر کے امر استخاری کو ادا کیا بفضلہ تعالیٰ وحایت اوسی حالت استخارین
ایک تجلی محبتی نازل ہوئی اور اوسمیں زوج اطہر و انور حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی
قدس اللہ سرہ العزیز کے روبرو اپنے رونق افزا دیکھی در انحال آپ نے کتاب
مبدیہ و معاد تصنیف خاص اپنی میرے ہاتھ میں کرامت فرمائی اور یہ زبان الہام تبیان سے
ارشاد فرمایا کہ اسمیں سے کھڑی الفورا اس ناچیز نے اوسکو ہاتھ میں لیکر مطالعہ کرنا شروع
کیا بعد تھوڑے دیر کے دیکھتا ہوں کہ بعض بعض جاسے عبارت جیدہ جیدہ کر کے دوسرے
ایک کا فہ پر لکھ رہا ہوں تھوڑی دیر کے بعد اخافتی سے مہذب دکھلایا اس واقعہ بشارت
انگیز سے اشارۃ اجازت تالیف رسالہ اور رمز صحت و صداقت و قبولیت عبارت رسالہ
مذکورہ کی بخوبی پائی گئی کہ صاحب طریقہ رضی اللہ عنہ نے خود کتاب اپنی واسطے تالیف
کے کرامت فرمائے اور تیسری وجہ صحت اور قبولیت رسالہ مذکورہ کی یہ ہو کہ جس روز
کہ رسالہ مذکورہ مرتبہ اہتمام کو پہنچا اوس شب کو بعد نماز عشا کے حالت مراقبہ میں بالائے
عبارت شروع رسالہ مفید الذکر میں اردو کے چندے سطریں بطرز عبارت براعتہ استہلالی
لوازمہ سلوک کی کے عالم غیب سے مٹے یک ہر منور کے مشاہدے میں آئیں اور ایک آواز غیب

نویں سے یہ آئی کہ یہ عبارت اور ہر حضرت سید امیر کلال رضی اللہ عنہ کے ہواور یہ رسالہ مقبول
ہوا جو کہ نظر اوسپر کامل جاتی ہر حضرت سید امیر کلال مقتدا ای اہل کمال و دو سال رضی اللہ عنہ
بخوبی مشاہدے میں آئی کہ جو کوئی ہر منور تھی اور حروف او سکے واضح نمایاں تھے
ہر منورہ متبرکہ شروع جانب راست درمیان بسم اللہ شریف اور عبارت متبرکہ غیبیہ کے جلوہ گر
ہی اور وہ عبارت عالیہ عطائیہ غیبیہ مفقہ و مستحج براعتہ الاستہلالیہ یہ ہی یہ ہیچدان امیدوار
فضل و کرامت بعینہ برای برکات مثل تحریر باطن کے لکھنا کرتا ہو۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

امیر کلال

لَكَدُّ لِي الَّذِي تَوَدَّ قُلُوبَ الْمُشْتَاقِينَ بِمُحَمَّدٍ رَجَائِهِ وَجَلَّالِهِ وَزَيْنِ أَرْوَاحِ
الْحَمِيمِينَ بِشَوْقٍ مُشَاهِدَاتٍ لِقَائِهِ وَوَصَالِهِ وَشَقِّ حَبِيبِهِ وَمَا سَقَى لَهُ مُحَسِّنِهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخُلَعَةٍ دَرَجَاتٍ قُورِيهِ وَمَقَامَاتٍ كَمَالِهِ الْقَصْدُ وَكَجَبِهِ
عبارت عالیہ غیبیہ عطائیہ مقتدا ہی طریقہ خواجگان کہ حضرت سید امیر کلال بن رضی اللہ عنہم کے بطور
براعتہ الاستہلال لوازمہ سلوکی کے معہ ہر کے مرقوم و ثبت و کرامت ہوئے بدین لفظ بعالم ظاہر
کے ہی چیزے عبارت بطور تقریفات معہ ہر ون چندے مشائخ معتبرین راسخین زاد ہم اللہ جانے
علم حکمت و حکمت کے ہیں اوپر رسالوں سلوکیہ اردو و فارسی و نشر و نظم اور اثبات سلوکی اپنے کے
ترقیم اور ثبت کروائیں تاکہ شلی کاملہ اہل طریقت اور دفع و سوسے ناوا قفین حقیقت کے ہوں
اور اس ہیچدان کو اور جو کہ سالکین و ناظرین اس کے ہوں ثواب اکمل و ارین میں اور مقامات علی
قربات اپنے کے کو نین میں کرامت فراوے بحق و حرمت حبیبہ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ و صحابہ وسلم
القصہ کہ اول عبارت و ہر برسم تقریبات کے حضرت والا کمر شیخ و فرید حضرت محمد عمر رحمۃ اللہ علیہ
کے کہ اولاد امجاد حضرت مجدد رضی اللہ عنہ سے تھے مگر مظلومین مرین و مرقوم ہوئی اور بعد
حضرت مشیخت پناہ مسکین شاہ صاحب اور حضرت محمد عبد الحق اشہر و مولانا دلوٹا شمس العلماء

و اما نسب و دیگر شایخ اہل دین و علماء و بر خد سے رسالوں کے بنظر تمیق و محنت فرما کے تقریرات
فرمائیں جس تعالیٰ اون کو اجر عظیم اور مراتب کریم سے اس ناچیز ریزہ چین خان الدان نعمتون اہل
نعیم سے عطا فرما دے اور اب شروع عبارات تقریرات مذکورات کی یہ ہے فقط۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بعد حمد و صلوة کے عرض کرتا ہر کمینہ درویشانِ احقر ابشر محمد عمر نقشبندی کا ان اللہ عو شاء
کل شیء کہ معارف و ستگاہ برادرِ طریقہ ابو الحسن شاہ صاحبِ خلیفہ اعزّی ارشدی حاجی شاہ گل محمد
رومی خلیفہ سراج الاولیاء حضرت شاہ ابوالکرام احمد سعید نقشبندی احمدی نسا و طریقنا خلیفہ
ثانی حضرت شاہ غلام علی صاحبِ قدس اللہ اسرار ہم نے کتاب اپنی مفید الذاکرین جو سلوک
طریقہ انیقہ مجددیہ میں لکھی ہو کہ معظمہ میں مجھ کو سنائی بہت دل خوش ہوا ایسے بسط و
تفصیل سے مقامات سلوک مجددیہ کہیں بیان نہیں کی مضامین اوسکے نہایت چست اور معانی
درست ہیں اور کمشوفات جو اپنے فکر کے یہ دین معنی عطا اللہ کی ہو ذلک فضل اللہ
یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم بَارکَ اللہُ سُبْحَانَهُ فَمَا آعْطَاہُ

وَجَعَلَهُ هَادِيًا صَدِيقًا آمِينَ

احمد سعيد
ابن
محمد عمر

اور سجادہ نشین اور شیخ قطب آذان قدوس احمد سعید عجیب مجددی شایا و طاق
دانا چاہئے کہ یہ حضرت داد اپر خشت اوداکم مومن کے لئے ہے

علی ایہیاس
 منور و معزز فرمایا
 چند روز بسبب غلہ مال
 استغراق کے تو رہے
 غائبوں کو موقوف رہا
 خواجہ خواجگان مرید دہکساں
 دردمندان محمدیہ الدین نقیبہ رضی اللہ
 شریف ایٹا کلاہ مبارک استقامت
 جیسے تو بظاہر نہ ہو کر

تقصیدہ در مدح حضرت پیر و مرشد محمد عمر قدس سرہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

چاپیر میرے محمد عمر	ہیں شیخ زان او قطب عصر	مقام حبیبی میں شمس الضحیٰ	مکان خلیلی میں مثل سر
ہیں امید سعید اسعد سعد کے	سعید الخلف پر حادث اثر	منور بنور سعادت ہیں وہ	شقیق کج سعادت کی کرنی منظر
رہیں سند آرائے صدر ہوا	ہمیشہ بصد فضل و اعزاز	رکھو اونچا سایہ خدائے مستدام	میرے سر پہ اور جلال عالم پر
اونہیں تیشا اس سلسلہ کو	بنور توحیق کی آؤ سپر نظر	ہر آنکھ سار کی تحسین خود	و عاوی مقبول ہو پر اثر
عبارت بھی با محضر کج خوش رقم	بجا ہو کہیں اوسکے تقریب اگر	کہ بھائی ابرقے نے جو بحسن	لکھا یہ رسالہ ہو میں جو بتر
نہایت مفید و نافع بحال	پئے سالکین اگر بن نیکند	نہ ایسا رسالہ ہوا آج تک	طریقے متحد و میں تفصیل دو
عبارت و ریت اور مقامین	معارف میں غنم و جو عمل و طر	نہایتی یہ دین دیوے جسے نہ	تاکر کر اسکا کج خبر
عبارت کا مقصد ہوا اب تمام	نہ اوں کی تشریح کی نہ	نہایت بجا نہ رہے پر سپر	نہایت خدہ راغیت خروخبر

نامہ مبارک پر ای برکت نوشتہ میشود

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از فقیر محمد عمر نقشبندی برادر طریقت مولانا ابی شاہ ابوالحسن صاحب جملہ ائمہ و اہل بیت و اہل اسلام سنون
و دعوت خیریت دارین مشغول مطالعہ فرمایند اللہ سبحانہ و العزت فیض برافیت بہت و صحت و سقا
ایشان مسلول کہ بہت اسلوب سے ہدیہ رومال کہ بعضی بہت حاجی محمد بہادر خان صاحب فرستادہ ہو
رسیدہ جزاکم اللہ تعالیٰ خیر اکثر احوال صوفیانی بود مسرتہا افزہ و خوش بجا نہ حسن خاتمہ نصیب
ما و شا کند آئین از ابوالخیر عبد اللہ بن عمر سلام سنون برسد فقط
و بداند کہ چونکہ فقیر بر اسے حج شریف در شمسہ ہجری بکے معظمہ راہی شدہ بود و در کتبہ حضرت
محمد عمر شیخ صدر قدس سرہ تشریف میداشتند در ان بکے مبارک کہ ایشان را کتاب مفید الذکر
مناقع السالکین المتفکرین بساعت مبارک و نظر انور رسانیدہ بودم بعد از ان بدیشہ منورہ حاضر شد

از سید س تشریقات و زیارت از سلطان الانبیا و الاولیا مشرف و معزز گردیدیم که بیان
مفصل آن در رساله حج بخوبی مرقوم است و نیز در آنجا حضرت شیخ الشیخ عبدالغنی صاحب صاحبزاده
محمد مظہر صاحب قدس اللہ سرہما ہر دو صاحبان تہذہ و موجود بودند رسالہ مذکورہ را ہر دو صاحبان
ماخلہ نمودہ لفظ مرحبا و تحمین فرمودند و چونکہ فقیر باریجید آباد آدم سہ بار و مال بخدمت صاحبزادی
صاحب محمد مظہر قدس سرہ رسانیدہ بودم جناب موصوف سہ نامہ متبرکہ در جواب آن کرامت فرمود
برائے برکت و فخر دارین خود و عزیزان تحریر مینمایم کہ بہ برکات و دعائے ایشان مقاصد قلبی
دارین حاصل شود آمین و آن نیست۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد الحمد والصلوة از فقیر محمد مظہر کان اللہ لہ برادر عزیز من شاہ ابوالحسن صاحب سلام خیر انجام
و عار استقامت و حصول مقاصد دارین و حسن ختام قبول نمایند مکتوب مرغوب سہ ہدیہ مقبولہ
رسید فرحتہا رسانید جزاکم اللہ تعالیٰ خیرا و ابلغ علیکم نعمہ فی الدنیا و الاخرۃ
فقیر از دعائی خیریت شام شب و روز بخنور پر تو حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم خافلت
حق تعالیٰ قبول فرماید و ترقیات بسیار عطا کند انہ قریب عجیب شمارا ہم لازم است کہ
ادفات خود را بیا و حق تعالیٰ سمور دارید و از فقیر زادہ احمد بہار الدین السلام علیکم و علی
من لدیکم و رحمۃ اللہ علیہ برکاتہ ۱۵ محرم ۱۲۹۲

محمد

مظہر ۱۲۹۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد الحمد والصلوة از فقیر محمد مظہر کان اللہ لہ اخوی اعزّی شاہ ابوالحسن صاحب سلام خیر انجام و دعا
استقامت شریعت و طریقت و حسن خاتمہ مطالعہ فرمایند مکتوب شریف سہ ہدیہ مقبولہ رسیدہ خوشوقت
ساخت جزاکم اللہ خیرا دعا ہا کردہ شد و میشود حق تعالیٰ بواسطہ حبیب خود صلی اللہ علیہ وسلم قبول کند
و برائی فقیر و فقیر زادہ و متعلقان دعا خیر فرمودہ باشند و سلام و رحمۃ اللہ و برکاتہ نقطہ و سوم

کتوب شریف اخیرہ دعائیہ و بطور وصیت نامہ نگاشتمہ اند۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد الحمد والصلوة از فقیر محمد مظہر کان اللہ لہ بنجاب فضائل آب کمالات اکتساب حقایق آگاہ محبت و اخلاص
و سنگاہ حضرت ابوالحسن شاہ صاحب سلام خیر انجام و دعاوار استقامت و حصول مقاصد دارینی
و حسن ختام مطالعہ نمایند کتوب مرغوب معہ ہدیہ مقبولہ رسیدہ فرحتہا رسانید جزاکم اللہ خیر و بس
علیکم نعمہ فی الدنیا و الاخری و زادکم توفیقاً و برکتہ فی العمر و العمل و الارشاد و المعلوم بحجرت
سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم فقیر شب و روز بدعا کے خیر داریں شاد و توجہ مخصوص بحضور حضرت
سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم مشغول و مصروف است حق تعالی قبول کند و بخیر باز و در مدینہ منورہ
بملاقات مسرور خوش سازد کہ عمر عزیز باقی را در اذکار و اشتغال حق سبحانه و تربیت طالبان
حق و نشر علوم دینیہ صرف نمایند و از ان ہم امور دانند کہ فردا بمون بکار خواهد آمد یہ ہمہ برا
و فرزند ان سلام دعا رسانند و برای فقیر و فقیر زادہ احمد بہار الدین کہ سہ سالہ است و نہایت
ضعیف است دعا با مخصوص فرمودہ باشند السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ الحمد للہ
بدانند کہ محمد مظہر صاحب قدس سرہ عالم اجل و شیخ اکمل قدس سرہ بودند و نہایت مظہر ۱۲۹۲
صاحب کشف و صاحب تالیفات کہ رسالہ مناقب احمدیہ و مقامات سعیدیہ تالیف نمودہ و ہزار ہا
مرید ایشان در مدینہ شریفہ شدہ الحق کہ شیخ اجل و اکمل از بیماری و بادر البقار حلت فرمودہ
و انا للہ وانا الیکہ راجعون بعد کتوبات و اسناد صاحبزادون مجددی قدس اللہ اسرارہم کے
ایک عرضی کہ بحضور پر نور حضرت پیر و مرشد حاجی گل محمد صاحب قدس سرہ بطرز نظم باصطلاح سلوکی قدس
اور جدیدہ ہر دو کی مدینہ مبارک گو کہنے میں آئی اور حضرت قدس اللہ سرہ العزیز نے درج
اوسکے ایک نامہ مبارک تحریر فرمایا ہی ہر دو کہنے میں آتی ہیں اول عرضی نظم بعد از ان جواب
ناہیہ مبارک اور وہ عرضی منظوم یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

در همه دوات احد سه است بقی امر نیکان
 هم باین عشمه بپوش زین عشره عالمند
 لعل آن آمد احد اثنی عشره اربعه
 میرسانم عرض با صد التجا و ره فنا
 قطب ارشاد و مدار از قلب روح فیضیاب
 مردم ابصار و دانش بنش از نور روشن است
 وافقی از رازهای لی مع الله مستدام
 سالک جاذب با فاتی و نفس هر نفس
 از می جام محبت مست کردی خلق را
 صدر تو از شرح صدر اسلام کان فیض نور
 از حجاب وصل عریانی قبای نو بهار
 در حقایق شمع یا صد زیور کبر و جمال
 سیر تو از سیر نظری آخر شمه والا نظر
 اینچنین رمزی که گفته پیش مارق با نظر
 اینجا پ مرشد ما غار ماسط ان
 آنچه در دشت و لیری کردم از صد هایکی است
 آفتاب اندیت را ماه برج و حدیث
 منزل ناسوت و ملکوت است سیرت پاک قدم
 واجب و ممکن و گرهم متنوع واجب وجود
 خلد حال وجود هم شهود و اتصال
 ای شها امید دارم از می جیتی مدام

نیت انسان
 وقت اورا خفته بود
 آن عبد الله در دست
 و عبد رب در دست
 نموده بنظر در دست
 اربعین میل ابدان
 بخت ابرار و دشمنان
 انجیل ۱۲ جامع مقام
 ط انسان کامل جامع مقام
 سلوک و جذب ۱۲
 ط سرادق محبت و امانت
 صغری او یار الله که فیض او
 بر قلب می آید و شاره از لطف
 قرب مقام اقترب و اقرب
 ولایت کبری فیض و احسان
 السلام و صد آیه و السلام
 ولایت کبری انبیا علیهم السلام
 فی مقام اربعین فیض و احسان
 و سستی نام ظاهر اسم
 و در مقام اند ۱۲
 ط مقام بر کلمات انبیا
 بیستم السلام
 و صدای می آید ۱۲
 و چهار حقایق الیه حقیقت
 و حقیقت و حقیقت

نصف آن مظهر اتم کان شان جامع شان آن
 هم با آنها کالتفنیه کالتجومی وصف شان
 هم ثلثه مائده هم اربعین و سبعة
 در جنابت احوال با الله که قطبی عارفان
 ز که چین از نوا و عرفان همه شبنج زلال
 ذات تو انسان کامل کاملان راجان جان
 راز داری قلوب تو سیر است او ادنی مکان
 در مقام محو و صحو کیف داری هر زبان
 و از صیبت جلوه قرب و محبت را نشان
 ظاهر و باطن زلف هر باطنت جلوه کبریا
 بر قدر رخات تن زیب آمده از تنه نشان
 وسعت انوار داری با بدایت هر زبان
 سیر قدمی پیش نظرت نقش قدمی بنگیان
 هست کافی در بنایک ای شود والا نشان
 فخر ما اعزاز ما با مان ما جان جهان
 چونکه در بحر فیوضت اینچنین صد جوهران
 مشتری و اعدیت آمدی بهر جهان
 رتبه ات جبروت و از لا هوت و با هوت عیان
 از وجود واحد آمد جمله در لواش عیان
 از عروج و هم نزول قلزم قطره عیان
 مست باشم با هزاران ذوق در هر دو جهان

نسبت فیضانِ باطن به ابرو نبی ص	یر ریاضِ ہیتم و اتم بود نصرتِ رسان
همه ان کلمات که از روحِ شیمت تازه اند	خوش صبا می نور و نزهت هم وز ویرج شان
اینچنین معروض بدین کترین بوالحسن	کن و عاسه حُب و خلت و حقیم هم مخلصان

تسکین شد

نامه مبارک که در جواب عرضی کرامت گردید

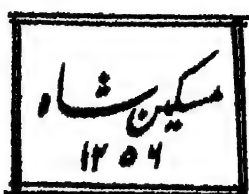
بسم الله الرحمن الرحيم

حامداً لله سبحانه و مصلياً على رسوله الكريم صفة شریفه برادر عزیز ابوالحسن شاد رسید
فرحت و راحت بخشید از سرگرمی طلبه حق و بهنگامه مسترشدین نوشته بودند فرحت بر فرحت افزود
حضرت حق سبحانه ابواب فیوض را همواره مفتوح دارد و با علی مرتبه کمال و تکمیل رساند و آثاره را
با طینان آرا و در طریقه ائمه حضرات خواجگان را از برکت او شان تر و تازه گرداناد و قلوب
طالبان خود را بسوی شما متوجه گردانیده مثل مور و بلخ گرد آمدند آمین آیین اللهم جلیه المتقین اما
این فقیر از شما بسیار راضی است و بکار خود سرگرم باشند و این کار ارشاد و هدایت کار پیغمبران
و علفای او شان است امر عظیم دانسته در آن بسیار احتیاط مرعی دارند و با احتیاط جاه و ریاست
از جاببرد و امر الهی را نفسانی و شیطانی گردانند نفوذ باشد منهایم در کار باشند و هم بترسند و غل
و استغفر شنیده باشند و نیز باید که در مراعات مسترشدین بغایت سعی مرعی دارند و هم آکن کار
کنند که موجب نفرت ایشان و دیگر مردم گردد و چونکه این مردم با فقر باشد و فی الله صحبت میداد
دارا باید که خبر گیری ظاهر و باطن ایشان ننمایم تا که ابواب افتاده و استفاده مفتوح گردد و با جلد و برین
احتیاط نمایند و تکمیل دیگران ضمنی و آادگی کار آخرت خود قصد نمایند این فقر و ضعیف که عرض با شما
رسیده و بر لب گوشتاده است بدعا حسن خاتمه و خیر دارین یاد آوری نموده باشند و بر جمیع دستیان
و احباب و مسترشدان خود و سلام رسانند و بر نینوال و انما احوال خود و مسترشدان خود و کارش مضبوطه باشد
که موجب سر و خاطر است والسلام اولاً و آخراً از طرف مولوی عبد الغنی صاحب و غیر صاحبان و السلام

ادعای حاجی گل محمدرومی خفی عنه رسول الله از مدینه منوره بتاریخ پنجشنبه محرم الحرام ۱۲۸۳ هجری فقط
بدانند که آخر وصیت نامه عالیله بود که بعد عروانه و شش روز بتاریخ بیست و چهارم ماه ربیع الاول ۱۲۸۳ هجری
از دار فانی بدرجا و دانی رحلت فرموده **إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ** فقط

و نیز بدانند که کتاب مفید الذاکرین نظم که بیکهزار شعر به سلوک هفت لطائف و بست و پنج مقام است بزبان
فارسی و دیگر بزبان اردو به ساحت مبارک حضرت مسکین شاه صاحب کامل کمال شیخ وقت طریقه مجددی از
رسانیدم ایشان خلیفه حضرت شاه سعد الله صاحب که ایشان خلیفه حضرت شاه غلام علی صاحب قدس
الله اسرارها بودند این مسکین شاه صاحب را بسیاری خلیفه هستند و هزارها مریدان و در شهر
و بیرون بلده اند الغرض که نهایت خوش و محفوظ شده مرجا و تحسین فرمودند و چونکه براسه تقریظ
رساله اثبات سلوک مستوجه شدند امرضی ایشان را بقبولیت کتاب مذکور الهام فرمود و نیز فقیر را
از اشاره ایشان اطلاع و آگاهی نمودند و آن عبارت نیست **قَدْ دَفَعَ الْمُصِیْفُ وَ سَارُوا لِلْوَسْیَةِ**
وَ أَثْبَتَ السُّلُوكَ بِالْكِتَابِ وَ السُّنَّةِ كَمَا هُوَ مَبْنَى لَهُ وَ قَدْ أَحْسَنَ وَ أَتَقَنَ

قطعه در بیج مسکین شاه



احمدی کان له

حضرت مسکین شاه شیخ وقت کامله سند نموده به برین
بارک الله فیض و باد ادام بر قلوب عارفین سالکین

و این عبارت عالیله بفرمایش پیر و مرشد حضرت مسکین شاه و ام الله غیو بهم خلیفه ارشاد ایشان ابو احمد
خواججه محمد سلطان الدین جامع علوم ظاهر و باطن مرقوم فرموده اند و آن عبارت عالیله نیست -

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

**الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَوْعَىٰ جَوَاهِرَ مَلَكُوتِهِ فِي صُدُورِ الْعَارِفِينَ وَ جَعَلَ الْمَشَارِقَ
وَالْمَغَارِبَ كَزَكَاةٍ عِشْقِهِ فِي قُلُوبِ الْوَاصِلِينَ وَ الصَّلَاةُ وَ السَّلَامُ عَلَىٰ جَبَّتِهِ سَيِّدِ
الْكَسْفِيَاءِ وَ الْأَنْبِيَاءِ أَصْلَ الْأَصُولِ وَ وَسِطَةَ الْوُصُولِ وَ الْقُبُولِ لِلْمُقْتَدِرِينَ
وَ عَلَىٰ أَلَمِ الْأَعْلَاءِ الْأَبْرَارِ وَ أَصْحَابِهِ الْأَخْيَارِ رِضْوَانُ اللَّهِ تَعَالَىٰ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ**

تقریر حضرت محمد حسین صاحب غایت حضرت امام سعید صاحب مؤلفه و شرح فی حدیث

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ وَخَاتَمِ النَّبِيِّينَ
وَعَلَى آلِهِ الْأَكْرَامِ وَآخِطَائِهِ الْعِظَامِ وَمَسَلَمَةٍ تَسْلِيمًا كَثِيرًا ! اِذَا زَانَ ابْنُ فَيْضِ حَقِيرٍ خَادِمٍ وَرُشْدَانِ
فَاكْسَارِ اِيْثَانَ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَنِ بْنِ سَعِيدِ الْعُلُوِي عَرَضَ مِی كُنْدَ كِهْ بِرِجْهْ حَضْرَتِ شَاهِ صاحب شاه
ابو الحسن صاحب مایه مقام و مالی همسم معلوم ظاهری و باطنی بیان فرموده اند حق است و لاجواب
این همه بیدار نیست نه خواب تحریری است مثل تنسیم طهر برای تشنگان طریقت و کوثری است
براسه یا بندگان حقیقت حق تعالی ذات فیض آیات ایشان را که خواص بحر و غار اند و دور
آبدار ایشان بحر ناپیدا کناری کشند و می بخشند مدام چون پریشان لعل بخشان و همیشه چون
آفتاب در بار رخشان و تابان کشته باشند امین یارب العالمین - منم رسیده و برین شکست و غلظت
که هیچ ثمره تازه نیاورم همه سال و مریضه ۱۲ اردیبهشت سنه ۱۳۰۲ (مجموعه)

تقریر حضرت مولوی عبدالحق صاحب شمس العلماء

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي شَفَّلَ وَ لِيَهُ عَنْ غَيْبِهِ فَجَعَلَهُمْ وَ مَنْ عَلَى الْعَالَمِينَ يَقْبُولُ تَوْبَتَهُ
وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ الَّذِي أَرْسَلَهُ اللَّهُ وَبَشِيرًا وَنَذِيرًا
يَنْقُصُهُمْ أَمَّا بَعْدُ فَبَشِّرْهُمُ أَكْثَرُ أَيُّهَا الْخَلَائِقُ أَتَى السَّيِّئُ الرُّوحَانِي الَّذِي مَضَى
اللَّهُ مِنْ عَصَايِهِ وَاصْطَفَانِي مِنْ أَوْلِيَائِهِ وَادْخُلْهُ فِي الْخَالَصِينَ الَّذِينَ هُمْ
أَحْسَنُوا فَاجْعَلْهُمُ الْخُسَى قَبْلَ يَأْتِيهِمْ قَبْلَ الْخَالِ وَرَقَاتِهِ إِلَى مَدَارِجِ
الرِّسَالِ الشَّيْخُ الْكَامِلُ الْكَامِلُ فِي هَذِهِ الرِّسَالَةِ حَضْرَتِ الشَّاهِ أَبُو الْحَسَنِ قُدُّوسِ
الشَّيْخُ الْحَدِيثِيَّةِ مُقَدِّمِ الْحُكْمَاءِ الْجَمْعَةِ وَكَتَابَ جَامِعًا مُغْنِيًا

لَا رِبَّابِ الْعَامِلَةِ الْعَارِفِينَ الرَّاصِلِينَ الَّذِينَ يَتْلَقَاهُمْ رَبُّهُمْ بِالْكَرِيمِ وَيُدْخِلُهُمُ
التَّعْلِيمَ الْمُقِيمَ وَرُؤُوسَ الَّذِينَ عَلَى أَلَا رَأَيْكَ يَنْظُرُونَ تَعْرِتُ فِي وَجُوهِهِمْ نَضْرَةً
التَّعْلِيمِ وَشَتْلًا عَلَى السَّرَائِرِ الَّتِي مَاعُذِرَ عَلَيْهَا الْمَلَائِكَةُ الَّذِينَ أَعْطَاهُمُ اللَّهُ
الْعِزَّ وَالْفَخَارَ وَفَرَّبَهُمْ مَحْضَرَتَهُ وَحَبَّبَهُمْ عَنِ الْأَغْيَارِ بِعِبَارَاتٍ أَيْقَنَةً رَافِعَةً
وَالْإِسَارَاتِ شَائِقَةً لَا يَمَالُهُ كِتَابٌ فِي اللَّطَائِفِ الْمُجَدِّدَةِ وَالْمَقَامَاتِ الْكَامِنَةِ
فَلِلَّهِ دَرْجَةُ لِتَحْقِيقِ هَذِهِ الْعَارِفِينَ وَتَبَيِّنِ هَذِهِ الْعَوَارِفِ لِمَا فَطَرَتْ فِيهِ عَرَفَتْ
أَنَّهُ بَحْرٌ ذَخَارٌ مُتَلَاحِظٌ بِأَمْوَاجِ اللَّطَائِفِ الْخَفِيَّةِ وَالْإِسَارَاتِ الْمُرْصِيَّةِ صَانَهُ
اللَّهُ عَنْ شُرُورِ الْأَغْيِيَاءِ وَحِفْظَهُ عَنْ جَهَالَاتِ الْأَغْيِيَاءِ وَجَعَلَهُ خَالِصًا لِلْجَوَاهِرِ
الْكَرِيمِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ بِحُسْنَةِ سَيِّدِ الْإِنْسِ وَالْجَانِ
أَشْرَفِ وَلَدِ عَدْنَانَ عَلَيْهِ آيَاتُ النِّجَةِ وَالسَّلَامُ مِنَ الْمَلِكِ الْمُنَانِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَسُبْحَانَكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

اللَّهُمَّ الْفَقِيرُ الْيَائِسُ الرَّاجِي إِلَى رَحْمَتِكَ سَرَّيْهِ الْغَنِيِّ السَّيِّدُ مُحَمَّدٌ الشَّهِيدُ بِعَبْدِ
الْحَقِّ جَمَلِ الْكَيْلِ الْكَافُورِ بِمَدَنِي خَتَمِ اللَّهِ لَهُ بِالْحُسْنَى وَجَعَلَ الْخَيْرَ مِنْ
أَمَلٍ إِلَى أَلْفِهِمْ أَبْعَثْ مِنْ أَهْلِ مَدِينَةِ رَسُولِكَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ وَأَعْصِمْنِي فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ مِنَ الْجَهْلِ وَالنَّدَامَةِ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ
وَيَزِيدُ تَقَرُّبُ حَضْرَتِ مَوْلَايَ عَبْدِ الْحَقِّ صَاحِبِ دَامِ نَيْضَةِ بَعْدِ جَبَارَتِ عَرَبِيَّةِ بَعَارَتِ ذُرِّيَّةِ حَبَشَةِ شَمْسِ
وَقَرَاتِ شَمْسِ لُورِ آذَانِ بَصْفِ اثْبَاتِ كَارِ نَكَارَتِ مَوْلَاهُ مَرْبَاعِي آيِنِ كِتَابِ بَوَاحِشِ مَائِي فَرْزَانِي
أَهْلِ ظَاهِرٍ أَمَّا بَاشِدِ أَزَانِ بِيكَانِي بِطَرِزِ تَحْرِيشِ مَوْلَايَ خَشَكِ مَغْزِ جَوَاهِرِ طَاوِسِ
كُنِّي أَيْدِ زَمْرِخِ خَانِ كُنِّي وَجْهَ أَجْرِهِ اسْوَلُ كَانِ زَعَامَةِ نَيْضِ شَمْسِ حَضْرَتِ شَاهِ ابْنِ الْحَسَنِ ضِيَارِ الدِّينِ حَزْرَتِ شَائِخِ
كُلِّ عَمْرٍاءِ وَسُوءِ لَكِنَّ مَقْدِينَ زَيْبِ قُرْطَاسِ كَرِيمِهِ بَابِلِ نَافِعِ نَافِعِ بَادِ

سُؤَالُ مَسْئُولِ نَامَا
عَمَّا ۱۲۴۳
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِحُرْمَتِ النَّبِيِّ وَآلِهِ الْأَمْجَادِ صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَصِنْيَانَا وَشَفِيعِنَا مُحَمَّدٍ
وَآلِهِ وَأَصْحَابِهِ خَيْرِ الْعِبَادِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ كَتَبَهُ الشَّيْخُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْحَقِّ الْقَلْبِيُّ الْهَمْدِيُّ الْخُرَاشْمِيُّ خَلْفَةُ الشَّيْخِ الْهَمْدِيِّ الْخُرَاشْمِيِّ

تفسیر و در مع حضرت مولوی سید عبدالحق صاحب مد ظله

بسم الله الرحمن الرحيم

<p>حق شناس حق نیش وراقم حق بهر حق شمع بهادری و مدد و مطلع راستی واقف از سر فکر و از دقائق بسادق والله دشید اچو بلبل شل گل سینه است شق مست از بس من حقیق و از ظهور بره حق هم خطا بش شمس علما نور شمس کا نطق چون علم ما ینفع الناس است و بحر حق از ره و رسم سلوک کی چند گزرانده ورق یک عبارت خوش نوشته باستانه بسادق هم مضامینش ز لویج غیبیه آمد سبق بر سلوکی رسالم کرد قشریط و ثقی جنت الفردوس اعلیٰ بالقای خود آحق</p>	<p>حضرت سید محمد شیخ وقت و جد حق سینه بدل در علم ظهور و بے مثل در سیر بطن کمال در امر و عطا و اکمل در شغل ذکر عاشق محبوب حق و هم جیبان خدا از کوائف می یجیبهم می یجیبونده مدام مقتدای عالمان و رہنمائے عارفان مجمع البحرین و هم جامع نور برزخی الغرض این بوالحسن و پیش آن والا نظر نبود و با صد کرامت از ره لطف مکرّم هر یک از فقره اش مانند بحر سیرکان حاصل مقصد علم نیست کان شیخ زمین حق تعالی در ثوابش اجر ایشان را دهد</p>
--	---

همچنین این بوالحسن را اجر بخشد کالمه

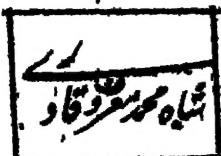
هم قبولیت رساله جرم بخشد ماسبق

خلاصه معانی عبارت تقریفا حضرت عبدالحق صاحب شمس العلما زاد الله علیه و فضله اینست که بعد از صلوات
 معلوم نمایند که بشارت ازل سلوک را میدهم که ابوالحسن شاه از نخلصین است و شیخ کامل مکمل است
 و آن یک کتاب تصنیف نموده است جامعه بطریق سلوک و با اشارات شایقه و عبارات رایقه که
 این کتاب در طریقه نموده از تفصیل لطایف و مقامات کس نوشته و چون که بران کتاب نظر نمود
 در موم یک دریا رو خا است که موج میزند با موجهای خفیه و اشارات مرضیه در امن بدارد

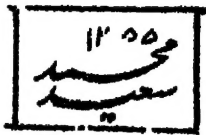
آزاد شریکے مردمان بقیان و در حفاظت دار و حق تعالیٰ اور از جہلار اغویان و گردانہ اور انیت
 و قبول خالصاً لوجہ الکریم بجزمت حضرت سید الانس و جان ولد عدنان صلی اللہ علیہ وسلم و این فقیر
 عبدالحق را خاتمہ بالحسنی منودہ بدینہ دفن کند آمین تمت کلامہ بعد ازین بدانند کہ چون این فقیر الحق
 را ایشان دعا ہائے باخیر دارین فرمودہ حق تعالیٰ ایشان را جزا و خیر اکثیرا و در دارین کامل و ہاد
 و بدینہ مبارک دفن و بخت الفردوس معہ فقیر جاہے و مقام کرامت فرماید آمین و چیزے نسبت
 کمال این عبدالحق زاد اللہ علمہ و فیضہ و در آخر تقریظ فارسی نوشتہ شدہ است از انجا
 مطالعہ نمایند۔ کتاب مفید الذاکرین کہ از شامہ حضرت شاہ ضیاء الدین عزت ساکین
 معتقدین زیب قرطاس گردیدہ یا ہل نافع یا نفع با و بجزمت النبی و آلہ الامجاد صلی اللہ علیہ
 و آلہ و اصحابہ اجمعین کتبہ سید محمد الشہید عبدالحق علوی الجعفری الحسینی غفر اللہ لہ و لوالدین
 ایشان عالم اجل و کامل بے بدل اند و نیز ایشان مرید حضرت والد خود کہ عالم اجل بودند
 و کامل بے بدل کہ از مرزا جان بان و مراد اللہ صاحب استفادہ حاصل می نمودند و نام ایشان
 در جہان سید غلام رسول رسول نام بود کہ شصت ہزار مرید میداشتند و دیگرے از عجب الغفور
 استفادہ کردند الغرض کہ ایشان ہم سہی و پنچہزار مرید داشتند و در آخر حیدر آباد داخل شدند
 بسیار مردمان داخل بیعت کردند حتی کہ نواب اقبال الدولہ بہادر و دیگر مراد داخل بیعت شدند
 و بروز جمعہ و عطمی گفتند بسیارے مردمان شہر استفادہ ظاہری و باطنی می نمودند اللہ تعالیٰ
 ایشان را با جبر عظیم رساند فقط

الحمد للہ درینولا کہ جناب شاہ ابوالحسن صاحب نقشبندی مجددی نے رسالہ سہمی مفید الذاکرین
 جو سلوک طریقہ نقشبندیہ مجددیہ میں زیب تحریر فرمایا ہی میں نے دیکھا فی الحقیقت مثل نور شمس
 ہے اس سے بے نظیر اور مانند دریا سے بے کنار عمیق فیض بخش خاص و عام ہی بدر ہائے شاہو

ان اللہ لا یضیع اجر الحسنین جزا



رسالة ايات السلوك تصنيف شاه صاحب معارف آگاه حقایق و مستکام ذی الکمال الطاهر
و الباطنیه قیم طریقہ احمدیہ مجتبیٰ سنت نبویہ نجمہ صلحہ متورعین زبدۃ اولیاء متقین جناب
شاه ابوالحسن صاحب ادام اللہ فیوضاتہ و برکاتہ رسالہ استبر فواید برائے سائلین راہ عرفان
و طالبین جذب و ایقان اللہ تعالیٰ بمؤلف او جزا و خیر و ہر



بَعْدَ الْحَمْدِ وَالصَّلَاةِ اَعْلَمُوا اَيْهَا الْاِخْوَانُ
اَنَّ هَذِهِ الرِّسَالَةُ الَّتِي صَنَفَهَا سَيِّدُنَا وَمَوْلَانَا وَاخُوْنَا فِي اللَّهِ
فَخَرَّ اَوْلِيَاءُ اللَّهِ الْمُتَّقِيَّيْنِ وَحُجَّةُ فَضْلَاهُ الْمُتَأَخِّرِيْنَ السَّيِّدُ
اَبُو الْعَسَنِ النَّقْشَبَنْدِيُّ الْاَحْمَدِيُّ صَحِيحٌ وَمَوْافِقٌ
لِكِتَابِ اللَّهِ وَسُنَّةِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَفَعْنَا اللَّهُ بِهِ قَرِيبَ رِسَالَتِهِ وَسَائِرِهِ
الْمُسْتَفِيدِيْنَ وَالْمُسْتَعِزِّذِيْنَ

اَمِيْنُ بَجَاوِظَةِ الْاَمِيْنِ

كتبه احقر عبد الله

الغنى غلام نقشبند

المدني الغلطي



ابن مریضی ساکن فی...

